تحفہ روحانیات

روحانی ماہنامہ

ستمبر ۲۰۱۰ء

سید عابد حسین شاہ

زندگی میں میری نظر سے ہو کر گزری ہو کیونکہ مجھے تقریباً 35 سال حدیث کی تعلیم دیتے ہوئے ہو گئے ہیں اور 15 سال میں نے خود حدیث کی تعلیم حاصل کی ہے گویا وابستگی احادیث مبارکہ ضرور ہیں لیکن جہاں تک دو چاند کا نظر آنا اور قیامت کی نشانیوں میں سے آخری نشانی کا ظاہر ہونا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ کسی شخص کی طرف سے من گھڑت کہانی تو ہو سکتی ہے مگر حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کہیں پر کسی بھی سیارہ کے بارے میں نہیں فرمایا کہ ہم نے دو سیارے پیدا کیے مثلاً نہ تو کبھی دو چاند کا ذکر ہوا اور نہ کبھی دو سورج کا اسی طرح نہ کبھی دیگر سیارگان عطارد، زہرہ، مریخ، مشتری، زحل کا ذکر آیا تو پھر کیسے دو چاند ہو سکتے ہیں؟ ہاں چاند کا سایہ راس اور ذنب تو مانا جاتا ہے مگر ایک آسمان پر دو چاند کبھی ظاہر نہیں ہو سکتے

شہر کشب کا نام تو سنا ہو گا یہ شہر شاہ نکشب کی وجہ سے مشہور ہے آخر یہ شاہ نکشب کون تھا شاہ نکشب کوئی بادشاہ نہ تھا بلکہ کوئی حکیم تھا جو کہ حکیم مقنہ کے نام سے مشہور تھا یہ شخص ایک آنکھ سے کانا تھا جو کہ ایک واقعہ کی وجہ سے مشہور تھا اس شخص نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور لوگوں نے جب اس سے اس بارے میں اصرار کیا کہ اپنے امام ہونے کا ثبوت دو تو اس شخص نے کنویں میں چاند نکال کر دکھا دیا اور یہ چاند اس نے اس وقت نکالا کہ جب اندھیری راتیں تھیں لیکن یہ شخص ایک ہی وقت میں دو چاند ظاہر نہ کر سکا جب آسمان پر چاند روشن ہوتا تو کنویں سے اسی قسم کا چاند نہ نکال سکتا تھا۔ یہ شخص بہت مکروہ ذہن کا مالک تھا۔ اس کی دانشمندی کی وجہ سے ہی لوگ اس کو حکیم کہتے تھے اسی قسم کے دیگر لوگ دنیا میں آئے جن میں بیشتر نے جھوٹے نبی یا مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور پھر ان جھوٹے نبیوں یا مہدیوں کو قتل کر دیا گیا کئی فتنہ کذاب دجال کے نام پر اُٹھے اور یہ تمام فتنے اپنی موت آپ ہی مر گئے ایسا ہی حشر حکیم مقنہ کا ہوا کہ اس شخص کو عباسی خلیفہ نے انجام تک پہنچایا لیکن بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ اس شخص کا آج تک پتہ نہیں چلا اور پتہ بھی کیسے چلتا کہ چاند کو کنویں سے برآمد کرنے والا یہ شخص جب عباسی خلیفہ کے غیض و غضب کا نشانہ بنا تو تیزاب کے ڈرم میں کود کر تحلیل ہو گیا اور بھیانک موت سے انجام کو پہنچا۔

رہی بات چاند کو کنویں سے نکالنے کی تو اس کی موت کے بعد جب لوگوں نے کنویں کا مشاہدہ کیا جس سے اندھیری راتوں میں چاند نکلا کرتا تھا تو اس کنویں سے پارے کا بھرا ہوا ایک تھال برآمد ہوا اور اندھیری راتوں میں یہ پارہ اس قدر روشن ہو جاتا کہ 12 میل تک اس کی روشنی دیکھی جا سکتی تھی۔ اس قصہ کا حوالہ امام غزالی کی کتاب سے ملتا ہے۔

مجموعی طور پر تجزیہ کیا جائے تو 27 اگست کو دکھائی دینے والے چاند کے اثرات قبل از وقت تقریباً 25 روز شروع ہو چکے ہیں۔ جس میں لاتعداد جانی و مالی نقصان ہوا۔ اس سیلابی صورتحال کے نقصانات سے تمام دُنیا واقف ہے۔ مزید آئندہ اس کے بعد 20 روز میں بھی خطرہ ہے۔ جس میں قتل و غارت، خون ریزی، وبائی امراض خصوصاً مریخ کے زیر اثر بیماریاں جن میں جلدی امراض، خون کی خرابی، بخار اور معدہ کے امراض بہت زیادہ پھیلنے کا خطرہ ہے۔ ان تمام خطرات سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ جب آسمان پر ممکنہ نظر آنے والے دو چاند یعنی قمر اور مریخ واضح ہوں تو بہ استغفار کے نوافل ادا کیے جائیں مریخ کا صدقہ یعنی خون دیا جائے۔

گستاخانہ خاکے

شانِ مصطفیٰ

تحریر
محمد ابراہیم قادری
(لاہور)

قوح کا انقلاب

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والوں راعنا نہ کہواور یوں اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنواور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔(پارہ 1 سورۃ البقرہ آیت 104)

شان نزول

جب نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم وتلقین فرماتے تو صحابہ درمیان میں کبھی کبھی عرض فرماتے راعنا یارسول اللہ یعنی یارسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے۔ یعنی کلام مقدس کو اچھی طرح سمجھنے کا موقع دیجئے۔ یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوء ادب کے معنی رکھتا تھا۔ انہوں نے بے ادبی کی نیت سے کہنا شروع کردیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے۔ آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمن خدا تم پر لعنت اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ الفاظ سنے تو اس کی گردن ماردونگا یہود نے کہا آپ ہم پر تو برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی ہوتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہوکر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے یہ آیت نازل ہوئی جس میں راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور دوسرا لفظ انظرنا کہنے کا حکم ہوا اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہ السلام کی تعظیم وتوقیر اوران کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے۔ اور جس لفظ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا کفر ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں کوئی وہ ہیں۔ کہ ان غیب کی خبریں دینے والے کو ستاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں تو فرماؤ تمہارے بھلے کے لیے کان ہیں تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لیے کان ہیں۔ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی باتوں کا یقین کرتے ہیں۔ اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں اور جو رسول کو ایذاء دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذات ہے۔(پارہ 10 سورۃ التوبہ آیت 61)

شان نزول

منافقین اپنے جلسوں میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ناشائستہ باتیں بکا کرتے تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ہوگئی تو ہمارے حق میں اچھا نہ ہوگا اجلاس بن سوید منافق (منافق وہ طبقہ تھا جو مسلمانوں کے سامنے تو مسلمان تھا مگر دلی طور پر کافر تھے جن کے بارے میں فرمان ہے کہ جہنم کے آخری حصہ میں ہونگے) نے کہا ہم جو چاہیں کہیں حضور کے سامنے مکر جائیں گے اور قسم کھا لیں گے وہ تو کان ہیں ان سے جو کہہ دیا جائے مان لیتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ یہ فرمایا کہ اگر وہ سننے والے بھی ہیں تو خیر اور صلاح کے سننے اور ماننے والے ہیں شر اور فساد کے نہیں اور ایسی سازشیں کرنے والے جہنم کے آخری طبقہ کے حقدار ہیں۔

ترجمہ کنز الایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اوراس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔(سورۃ الاحزاب پارہ 22 آیت 57)

شان نزول

کفار شان الٰہی میں ایسی باتیں کہتے ہیں جس سے وہ منزہ اور پاک ہے مثلاً اللہ پر اعتراضات کرنے والے نعوذ باللہ اللہ عزوجل کو خدا باپ کہنے والے اور رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنے والے میرا ذاتی رجربہ ہے کہ ایسے لوگ دنیا رہتے ہوئے ہر آسائش ہوتے ہوئے بھی ذلت کی پستیوں میں گرے ہوتے ہیں۔

ترجمہ کنز الایمان: جب ان کے پاس فرستادے (رسول) آئے جب ہم نے ان کی طرف دو بھیجے پھر انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے سے زور دیا اب ان سب نے کہا کہ بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا تم نرے جھوٹے ہو وہ بولے بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا بولے ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں بے شک اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کرینگے۔ بے شک ہمارے ہاتھوں تم پر دکھ کی مار پڑے گی انہوں نے فرمایا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا اس پر بدکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا بولا اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو ایسوں کی پیروی کرو جو تم سے کچھ اجر نہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں اور مجھے کیا ہے کہ اس کی بندگی نہ کروں جس نے

مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے کیا اللہ کے سوا اور خدا ٹھہراؤں کہ اگر رحمن میرا کچھ برا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے بچا سکیں بے شک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں مقرر میں تمہارے رب پر ایمان لایا تو میری سنو اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو کہا کسی طرح میری قوم جانتی جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا۔ اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا اور نہ ہمیں وہاں کوئی لشکر وہاں اتارتا تھا وہ تو بس ایک ہی چیخ تھی۔ وہ بجھ کر رہ گئے اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندو پر جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے۔ تو اس سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں۔ کیا انہوں نے نہ دیکھا ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں ہلاک فرمائی کہ وہ اب ان کی طرف پلٹنے والے نہیں۔ (پارہ 23.22 سورۃ یٰسین آیت 31 تا 13)

شان نزول

شہر اطاکیہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے دو حواریوں صادق و صدوق کو بھیجا تا کہ وہاں کے لوگوں کو جو بت پرست تھے دین حق کی دعوت دیں جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے تو ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ بکریاں چرا رہا ہے اس شخص کا نام حبیب بخار تھا اس نے ان کا حال دریافت کیا ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھیجا ہے کہ تمہیں دین حق کی دعوت دیں بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو حبیب بخار نے نشانی طلب کی انہوں نے کہا ہم بیماروں کو اچھا کرتے ہیں اندھوں کو بینا کرتے ہیں برص والے کا مرض دور کرتے ہیں۔ حبیب بخار کا بیٹا دو سال سے بیمار تھا انہوں نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ تندرست ہو گیا حبیب ایمان لے آئے اس واقعہ کی خبر مشہور ہو گئی ایک خلق کثیر نے ان کے ہاتھ سے شفا پائی یہ خبر بادشاہ تک پہنچی بادشاہ نے انہیں بلا کر کہا کہ ہمارے معبودوں کے سوا اور بھی کوئی معبود ہے ان دونوں نے کہا ہاں وہی جس نے تجھے اور تیرے معبودوں کو پیدا کیا ہے پھر لوگ ان کے درپے ہوئے اور انہیں مارا اور یہ دونوں قید کر لئے گئے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شمعون کو بھیجا وہ اجنبی بن کر شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے مقربین اور مصاحبین سے راہ رسم پیدا کر لی بادشاہ تک پہنچے بادشاہ ان سے کافی مانوس ہو گیا تو ایک اور بادشاہ سے ذکر کیا کہ وہ آدمی جو قید کئے گئے ہیں کیا ان کی بات سنی گئی تھی وہ کیا کہتے تھے بادشاہ نے کہا نہیں جب انہوں نے نئے دین کا نام لیا فوراً ہی مجھے غصہ آ گیا شمعون نے کہا اگر بادشاہ کی رائے ہو تو انہیں بتایا جائے دیکھیں ان کے پاس کیا ہے چنانچہ وہ دونوں بلائے گئے شمعون نے دریافت کیا کہ تمہیں کس نے بھیجا ہے انہوں نے کہا اس اللہ نے جس نے ہر چیز پیدا کی ہر جاندار کی روزی دی جس کا کوئی شریک نہیں شمعون نے کہا اس کی مختصر صفت بیان کرو انہوں نے کہا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے

شمعون نے کہا تمہاری نشانی کیا ہے۔ انہوں نے کہا جو بادشاہ چاہے تو بادشاہ نے ایک اندھے لڑکے کو بلا کر انکے سامنے کھڑا کیا انہوں نے دعا کی وہ فوراً بینا ہو گئے۔ شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اب مناسب یہ ہے کہ تو اپنے معبودوں سے کہے کہ وہ بھی ایسا کر کے دیکھائیں تا کہ تیری اور تیرے معبودوں کی عزت ظاہر ہو۔ بادشاہ نے شمعون سے کہا تم سے کچھ چھپانے کی بات نہیں۔ ہمارا معبود دیکھنے نہ سنے نہ کچھ بگاڑ سکے نہ بنا سکے پھر بادشاہ نے دونوں حواریوں سے کہا اگر تمہارے معبود کو مردے زندہ کر دینے کی قدرت ہے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ ان دونوں نے کہا ہمارا معبود ہر شے پر قادر ہے بادشاہ نے ایک دہقاں کے لڑکے کو منگایا جس کو مرے ہوئے سات دن ہو گئے تھے اور جسم خراب ہو چکا تھا۔ بدبو پھیل رہی تھی۔ ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ اس لڑکے کو زندہ فرمایا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا میں مشرک مرا تھا مجھ کو جہنم سات وادیوں میں داخل کیا گیا۔ میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ جس دین پر تم ہو بہت نقصان دہ ہے۔ ایمان لاؤ اور کہنے لگا کہ آسمان نے دروازے کھلے اور ایک حسین نوجوان مجھے نظر آیا جوان تینوں کی سفارش کرتا ہے۔ بادشاہ نے کہا کون تین لڑکے نے کہا ایک شمعون اور دو یہ بادشاہ کو تعجب ہوا جب شمعون نے دیکھا کہ اس کی بات اثر کر گئی تو اس نے بادشاہ کو نصیحت کی وہ ایمان لایا اور اس کی قوم کے کچھ لوگ جو لوگ ایمان نہ لائے بلکہ ان کی تکذیب کی اور گستاخی کی ان پر قہر الٰہی ٹوٹ پڑا اور وہ نیست و نابود ہو گئے۔

ترجمہ کنز الایمان: ۔تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اسکے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا۔ بارہ 30 سورۃ اللھب 1 تا 5 آیت۔

شان نزول

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صدق ایمان کی شہادت لینے کے بعد دعوت حق دی اس پر ابولہب نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا اس پر یہ سورۃ مبارک نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم صلی الہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے یہ جواب دیا ابولہب کا نام عبدالعزیٰ ہے یہ عبدالمطلب کا بیٹا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا تھا بہت ہی خوبصورت اور گورا چٹا آدمی تھا دونوں ہاتھوں سے مراد اس کی ذات تھی جب پہلی آیت نازل ہوئی تو ابولہب کہنے لگا جو کچھ میرے بھتیجے نے کہا اگر یہ سچ ہے تو میں اپنی جان کے لیے اپنے مال اور اولاد کو فدیہ کر دونگا اس آیت میں اس کا رد فرمایا گیا ہے کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام

آنے والی نہیں۔ ابولہب جنگ بدر میں شریک نہیں ہو سکا جب کفار قریش شکست کھا کر مکہ واپس آئے لوگوں کی زبانی جنگ بدر کے حالات سن کر ابولہب کو انتہائی رنج و ملال ہوا اس کے بعد ہی وہ بڑی چیچک کی بیماری میں مبتلا ہو گیا جس سے اس کا تمام بدن سڑ گیا اور آٹھویں دن مر گیا عرب کے لوگ چیچک سے بڑا ڈرتے تھے اس بیماری میں مرنے والے کو بہت ہی منحوس سمجھتے تھے اس لئے اس کے بیٹوں نے بھی تین دن تک اس کی لاش کو ہاتھ نہ لگایا مگر اس خیال سے لوگ طعنہ ماریں گے ایک گڑھا کھود کر لکڑیوں سے دھکیلتے ہوئے لے گئے۔ اور اس گڑھے میں لاش کو گرا کر اوپر سے اسقدر پتھر پھینکے کہ ان پتھروں سے اس کی لاش چھپ گئی ام جمیل بنت حرب بن امیہ ابوسفیان کی بہن ابولہب کی جورو رسول کریم رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نہایت عناد و عداوت رکھتی تھی۔ اور باوجود یہ کہ بہت دولت مند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت میں انتہا کو پہنچی ہوئی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایذا رسائی اس کو اتنی محبوب تھی کہ اس کام میں وہ کسی سے مدد لینا بھی نہ لینا چاہتی تھی۔ کھجور کی چھال کے رسہ سے کانٹوں کا گٹھا باندھ کر اٹھا کر لا رہی تھی کہ بوجھ سے تھک کر ایک پتھر پر آرام کرنے کے لیے بیٹھ گئی ایک فرشتے نے بحکم الٰہی اس کے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی۔ اور وہ مر گئی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک امام ہر نماز میں یہی سورۃ لہب کی تلاوت کیا کرتا تھا اس امام کے دل میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عناد تھا گو کہ یہ سورۃ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا کے بارے تھی خلیفہ وقت کو جب صورتحال کا علم ہوا تو انہوں نے اس امام کو قتل کروا دیا جب اللہ عزوجل کو یہ بات پسند نہیں کہ اس کے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کوئی بے ادبی کا لفظ بھی بولے تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلاموں کو یہ کیسے پسند ہوگا کہ کوئی آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے عناد رکھتے ہوئے قرآن پڑھے کیونکہ قرآن پاک ہی میں حکم ہے کہ ہر مسلمان پر اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت فرض عین ہے۔

بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بقرہ عید سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی' یا کچھ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان نے رمضان المبارک کے روزے ایک دن پہلے ہی سے شروع کر دیئے ان کو ہدایت کی گئی کہ ایسا نہ کریں' رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کریں' ایسا کرنا خطرناک ہے۔ آیت پر غور کرنے سے ایک بات یہ بھی نکلتی ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی اللہ عزوجل کی بے ادبی ہے' جن لوگوں نے پیش قدمی کی تھی انہوں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کی تھی' لیکن حکم اترا تو یہ کہ تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پیش قدمی نہ کرو۔ دوسرے یہ کہ کسی قول' کسی فعل میں پیش قدمی منع ہے کیونکہ آیت میں یہ حکم بلا قید ہے۔ اسی طرح جب رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کسی جگہ کے لئے تشریف لے جائیں تو بغیر کسی خاص مصلحت کے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے آگے چلنا بھی منع ہے۔ اگر کوئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں سوال کرے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کسی اور کو اس کا جواب بھی نہ دینا چاہئے' اسی طرح جب کھانا حاضر ہو تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کھانا شروع نہ کیا جائے۔

پھر یہ بھی دیکھئے کہ جن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے پیش قدمی کی تھی اللہ عزوجل کی عبادت میں کی تھی روزہ رکھنے یا قربانی کرنے میں کی تھی 'ایسا کرنا بظاہر کوئی جرم نہیں معلوم ہوتا' مگر آسمان سے تنبیہ اتر رہی ہے کہ اے ایمان والو! جلیل القدر عبادتوں میں بھی تم میرے نبی سے آگے نہ بڑھنا' اور اس معاملے میں اللہ عزوجل سے ڈرتے رہنا یقیناً اللہ عزوجل تمہاری ہر نقل و حرکت اور نشست و برخاست کو سنتا جانتا ہے۔ اسی سورۃ میں آگے اللہ عزوجل اس طرح اپنے نبی کی تعظیم کی تعلیم دے رہا ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۔

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

اس آیت کریمہ میں بھی اللہ عزوجل نے اہل ایمان کو اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ایک عظیم ادب سکھایا ہے کہ تم میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بولنے میں بھی باادب رہو ان کے حضور ہلکی آواز میں باتیں کرو' اگر تم نے زور زور سے چیخ کر ان کے حضور بات کی تو تمہارے عمل رائیگاں کر دیئے جائیں گے۔ غور کریں بڑے سے بڑے جرم کا ارتکاب عنداللہ معاف ہو سکتا ہے مگر رب تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی اور گستاخی معاف نہ فرمائیں گے۔

فاروق اعظمؓ کا فیصلہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک یہودی اور ایک منافق میں کسی بات پر جھگڑا پیدا ہو گیا یہودی چاہتا تھا کہ جس طرح بھی ہو میں

اسے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے چلوں۔ چنانچہ وہ کوشش کر کے اسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عدالت میں لے آیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے واقعات سن کر فیصلہ یہودی کے حق میں دیا۔ وہ منافق یہودی سے کہنے لگا میں تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلوں گا اور ان کا ہی فیصلہ منظور کروں گا۔ یہودی بولا عجیب الٹے آدمی ہو۔ کوئی بڑی عدالت سے ہو کر چھوٹی عدالت میں بھی جاتا ہے جب تمہارے پیغمبر (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) فیصلہ دے چکے تو اب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے؟۔

مگر وہ منافق نہ مانا اور اس یہودی کو لیکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیف عنہ سے فیصلہ طلب کرنے لگا یہودی بولا جناب پہلے یہ بات سن لیجیے کہ ہم اس سے قبل محمد صلی الہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فیصلہ لے آئے ہیں اور انہوں نے فیصلہ میرے حق میں فرما دیا ہے مگر یہ شخص اس فیصلہ سے مطمئن نہیں اور اب یہاں آپ رضی الہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ پہنچا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو منافق سے پوچھا کیا یہودی جو کچھ بیان کر رہا ہے درست ہے؟ منافق نے کہا ہاں سرکار صلی الہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے حق میں فیصلہ کر چکے ہیں۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اچھا ٹھہرو میں ابھی آیا اور تمہارا فیصلہ کرتا ہوں یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر ایک تلوار لیکر نکلے اور اس منافع کی گردن پر یہ کہتے ہوئے ماری کہ جو حضور صلی الہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ نہ مانے اس کا فیصلہ یہ ہے۔

حضور صلی اللہ تعلائی علیہ وآلہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واقعی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار کسی مومن پر نہیں اٹھتی پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمادی۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ۔

ترجمہ:۔ کنز الایمان:۔ تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔

ابوجہل ذلت کے ساتھ مارا گیا۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں صف میں کھڑا تھا اور میرے دائیں بائیں دو نوعمر لڑکے کھڑے تھے۔ ایک نے چپکے سے پوچھا کہ چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو پہنچانتے ہیں؟ میں نے اس سے کہا کہ کیوں بھتیجے! تم کو ابوجہل سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا کہ چچا جان! میں نے خدا سے یہ عہد کیا ہے کہ میں ابوجہل کو جہاں دیکھ لوں گا یا تو اس کو قتل کر دوں گا یا خود لڑتا ہوا مارا جاؤں گا کیونکہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بہت ہی بڑا دشمن ہے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں حیرت سے اس نوجوان کا منہ تاک رہا تھا کہ دوسرے نوجوان نے بھی مجھ سے یہی کہا اتنے میں ابوجہل تلوار گھماتا ہوا سامنے آ گیا اور میں نے اشارہ سے بتا دیا کہ ابوجہل یہی ہے، بس پھر کیا تھا یہ دونوں لڑکے تلواریں لے کر اس پر اس طرح جھپٹے جس طرح باز اپنے شکار پر جھپٹتا ہے دونوں نے اپنی تلواروں سے مار مار کر ابوجہل کو زمین پر ڈھیر کر دیا۔ یہ دونوں لڑکے حضرت معوذ اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے جو "عفراء" کے بیٹے تھے۔ ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے اپنے باپ کے قاتل حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کر دیا اور پیچھے سے ان کے بائیں شانہ پر تلوار ماری جس سے ان کا بازو کٹ گیا لیکن تھوڑا سا چمڑا باقی رہ گیا اور ہاتھ لٹکنے لگا۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عکرمہ کا پیچھا کیا اور دور تک دوڑایا مگر عکرمہ بھاگ کر بچ نکلا۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حالت میں بھی لڑتے رہے لیکن کٹے ہوئے ہاتھ کے لٹکنے سے زحمت ہو رہی تھی تو انہوں ن اپنے کٹے ہوئے ہاتھ کو پاؤں سے دبا کر اس زور سے کھینچا کہ تسمہ الگ ہو گیا اور پھر وہ آزاد ہو کر ایک ہاتھ سے لڑتے رہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوجہل کے پاس سے گزرے اس وقت ابوجہل میں کچھ کچھ زندگی کی رمق باقی تھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی گردن کو اپنے پاؤں سے روند کر فرمایا کہ "تو ہی ابوجہل ہے! بتا آج تجھے اللہ نے کیسا رسوا کیا"۔

ابوجہل نے اس حالت میں بھی گھمنڈ کے ساتھ یہ کہا کہ تمہارے لئے یہ کوئی بڑا کارنامہ نہیں ہے میرا قتل ہو جانا اس سے زیادہ نہیں ہے کہ ایک آدمی کو اس کی قوم نے قتل کر دیا۔ ہاں! مجھے اس کا افسوس ہے کہ کاش! مجھے کسانوں کے سوا کوئی دوسرا شخص قتل کرتا۔ حضرت معوذ اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما چونکہ یہ دونوں انصاری تھے اور انصار کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے اور قبیلہ قریش کے لوگ کسانوں کو بڑی حقارت کی نظر سے دیکھا کرتے تھے اس لئے ابوجہل نے کسانوں کے ہاتھ سے قتل ہونے کو اپنے لئے قابل افسوس بتایا۔

جنگ ختم ہو جانے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر جب ابوجہل کی لاش کے پاس سے گزرے تو لاش کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ابوجہل اس زمانے کا "فرعون" ہے۔ پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوجہل کا سر کاٹ کر تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر ڈال دیا میں نے کتب سابقہ اور قرآن پاک سے حرمت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و عظمت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اجاگر کرنے کی اپنی سی سعی کی ہے۔ پیارے قارئین یہ مسئلہ اپنے دلوں اور ذہنوں میں راسخ کریں پس عظمت رسول محبت رسول اطاعت رسول حرمت رسول ہمارے عقیدہ و اعمال کی جان ہے۔

ستاروں کی چال اور وظیفے کا کمال

عطارد شمس (قران)

دن	تاریخ	صبح	دوپہر	رجال	بعد غروب	رجال
3	جمعہ	12:19 تا 13:28	14:30 تا 15:45	جنوب	21:47 تا 22:22	شمال مغرب

اضافہ علم و عقل

(مقصد عمل) سیاروں کی یہ نظر علم و عقل تحریر و قلم کی قوت کو بڑھانے کیلئے یا عدالتی فیصلے اپنے حق میں کرنے کیلئے یا وراثتی جائیداد میں حصہ حاصل کرنے کیلئے کام دیتی ہے۔

(عمل) متذکرہ بالا نظر کے تحت ساعت شروع ہوتے ہی سورۃ القریش 21 بار ورد کریں بعد ورد مکمل ہونے کے کاغذ اور قلم پر دم کریں۔ اگر نقش بنانا چاہتے ہوں تو سورۃ القریش کے اعداد قمری 6304 میں اپنے مقصد کے اعداد شامل کریں اور نقش مربع آتشی چال سے پُر کریں۔ اس نقش کو پھل دار درخت سے باندھ دیں۔ روزانہ سورۃ القریش 21 بار ورد کریں اور حاجت طلب کریں انشاءاللہ چند یوم میں ہی اس خاص نظر کے تحت کیے گئے عمل کے اثرات ظاہر ہونگے سورۃ القریش میں وہ خاصیت ہے کہ متذکرہ بالا تمام مقاصد کا حصول ہوتا ہے۔

عطارد زہرہ (تسدیس)

دن	تاریخ	صبح	دوپہر	رجال	بعد غروب	رجال
17	جمعہ	05:42 تا 07:50	13:38 تا 15:47	شمال مشرق	20:48 تا 22:19	شمال

دفع بندش نکاح

(مقصد عمل) آج اس عمل سے ایسے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو کسی بھی مطلوبہ شخص سے شادی کے خواہش مند ہوں یا ان کی شادی میں رکاوٹیں ہوں یا نکاح کی بندش کی گئی ہو۔ یہ عمل ایک طلسم پر مبنی ہے۔ طلسمات میں ایک خاص قوت ہوتی ہے جو کہ فوری اثر انداز ہوتے ہیں۔

(عمل) قبل از وقت چھوٹی مکھی کا شہد حاصل کر لیا جائے۔ اول 20 بار درود شریف + اسمِ "یا ودود" کا ورد 4000 بار + 20 بار درود شریف + 7 قطرے اپنے خون کے شہد میں حل کر کے رکھ لیں۔ جس شخص کو اپنے تابع کرنا ہو اس کو یہ شہد کھلا دیں ہمیشہ کے لئے مسخر ہو جائے گا ہر طرح کا حکم بجا لائے گا۔ اس عمل کو ناجائز ہرگز استعمال نہ کریں۔

شمس مشتری (مقابلہ)

دن	تاریخ	صبح	دوپہر	رجال	بعد غروب	رجال
21	منگل	07:00 تا 08:02	12:24 تا 13:37	شمال	19:59 تا 21:57	جنوب مغرب

بربادی دشمن

(مقصد عمل) ستاروں کی اس نظر کے تحت آپ اپنے دشمن کو تباہ و برباد کرنے کے لیے یا اُس کے کاروبار کو بند کرنے کے لیے عمل کر سکتے ہیں یاد رہے کہ معمولی رنجش کی بناء پر یہ عمل کرنے والا خود بڑی مُصیبت میں گرفتار ہو جائے گا عمل صرف ایسی جگہ کیا جائے کہ جو شخص ناجائز طریقہ سے کمائی گئی مال و دولت کے سر پر غرباء اور شریف لوگوں کو بلا وجہ تنگ کرتا ہے۔

(عمل) اس وقت سے قبل ان جگہوں کی مٹی حاصل کر لیں، گدھے کے لیٹنے کی جگہ کی مٹی + عیسائی قبرستان کی مٹی + کھنڈر مکان کی مٹی + فقیر کی جھونپڑی کی مٹی + مسلمان قبرستان کی مٹی + صحرا کی ریت + خودکشی سے مرنے والے کی قبر کی مٹی کو ایک جگہ جمع کر لیا جائے اور پر دیئے گئے وقت اور سمت کے مطابق 80 بار سورۃ تبت یدا بغیر بسم اللہ اور درود شریف کے پڑھی جائے اس مٹی کو جس شخص کو تباہ و برباد کرنا ہو اُس کے دوکان یا مکان میں ڈال دی جائے وہ شخص جلد ہی تباہ و برباد ہو جائے گا ناجائز عمل کرنے والا یا کسی کو ناحق تکلیف پہنچانے والا اس عمل کے اثر سے چند دن میں ہی خود تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

شمس زحل (قران)

دن	تاریخ	صبح	دوپہر	رجال	بعد غروب	رجال
30	جمعرات	07:00 تا 08:02	12:24 تا 13:37	جنوب مشرق	19:59 تا 21:57	جنوب مغرب

عمل شر

(مقصد عمل) یہ قران نحسین ہے کیونکہ حکمائے فلاسفہ نے شمس کو نحس سیارہ قرار دیا ہے جبکہ زحل نحس اکبر ہے اس قران میں دشمن کی مال و دولت 'جائیداد کی تباہ و بربادی' مرتبہ سے گرانا' ذلیل و خوار کرنا اور اسی طرح کے دیگر نحس اعمال کئے جاتے ہیں لیکن یاد رہے کہ معمولی سی رنجش کی بناء پر عمل شر کرنا خطرہ سے خالی نہیں۔ بہتر ہے کہ عمل کرنے سے قبل استخارہ کر لیا

جائے۔ اجازت ملے تو عمل شروع کریں ورنہ مان لیں کہ آپ حق پر نہیں۔
(عمل) پیپل کے سبز پتہ پر ہشت درہشت نیلی سیاہی سے تحریر کریں اس تحریر کردہ میں سورۃ اللھب اس طرح تحریر کریں کہ بائیں سے دائیں جانب اس سورۃ کو برابر خانوں میں ایک ایک لفظ کے ساتھ لکھتے جائیں کہ جب پہلی سطر مکمل ہو جائے تو اوپر سے نیچے کی جانب سورۃ کو مکمل کر لیں۔ اسی طرح نقش کو مکمل کریں آخر میں اس کے دوسری جانب مقصد تحریر کریں جوں جوں یہ پتہ خشک ہوتا جائیگا دشمن مختلف قسم کے عذاب میں مبتلا ہوتا جائیگا لیکن عمل کرنے سے پہلے اپنی موت کو بھی یاد رکھیں ناحق عمل شر کرنا سخت رجعت میں بھی مبتلا کر سکتا ہے۔

دفع امراض رحم

تحریر:۔ ڈاکٹر مسز میجر کاظمی (راولپنڈی)

خواتین مصائب اور مشکلات کا مجموعہ تو ہے ہی لیکن ڈاکٹروں کے ہاتھوں بعض اوقات ڈاکٹر اور بعض اوقات مالی حالات کی وجہ سے موت کے منہ میں چلی جاتی ہیں۔ میں 1982 سے اس پر کام کر رہی ہوں الحمداللہ رسولی ۔کینسر۔ خون کی کثرت۔ ایام کی بندش درد۔ سوجن۔ لوتھڑے جمع ہونا۔ ظاہر یہ سب ایلوپیتھی میں آپریشن ہے کامیاب ہوا تو ٹھیک نہ ہوا تو بھی آنا۔ آیئے خدا کی رحمتوں کے خزانے سے اپنے آپ کو صحت میں امیر بنائیں۔

1:۔ ہرینۃ اور پھر سورہ نجم شریف کو زعفران، عرق گلاب، سیب یا انار یا چاندی کے نب ہولڈر سے اسے طالع برج ہر ماہ آتا ہے 1,1/2 دن رہتا ہے اس میں ساعت قمرات کے وقت کی لیں بحالت مجبوری دن کو بھی لے سکتے ہیں سعد ساعت میں رخ مشرق یا شمال کو ہونا چاہئے لکھنا شروع کریں دل میں الحمد شریف پڑھنا شروع کر دیں لکھنے کے دوران گفتگو کھانا پینا نہیں ہے۔ ایک کام ختم ہوا۔ اب آپ اسکو بعد نماز فجر 30 گلاس ابلے ہوئے پانی میں بھگو دیں اور وہ نقش بھی جو آپ نے مجھ سے حاصل کیا۔
اب صبح شام آدھا گلاس پی لیں پیتے وقت یا باری پڑھیں علاج سے قبل الٹرا ساؤنڈ کروالیں 3 ماہ کا علاج ہے 3 بار عمل دہرانا ہے ہر ماہ کے آخر میں الٹرا ساؤنڈ کرائیں اور قدرت کے معجزے پر حیران نہ ہو بلکہ شکر ادا کریں صدقہ خیرات دیں۔
صاحب علم باشعور سے تبادلہ خیال اچھا لگتا ہے کم ظرف لوگ ہمیشہ مخالفت پر رہتے ہیں بہت سے لوگوں نے اپنے پرابلم بتائے اس لئے میں معذرت کے ساتھ اس مرتبہ میں دو نسخہ جات دے رہی ہوں ماہنامہ کے سٹاف کے ساتھ میرے مرحوم والد ڈاکٹر رحمت حسین کاظمی مشہدی اور بزرگ سید لعل حسین مشہدی کے لئے دعائے مغفرت ضرور کیجئے گا ان کی دعاؤں کا اثر ہے آج میں آپ کے سامنے ہوں۔
بعض اوقات آپ کے اپنے جن کو آپ چاہتے ہو پیار کرتے ہو ان کا دل دماغ پڑھنے سے آپ کی کیفیت عجیب دو را ہے پر کھڑی ہوتی ہے آج آپکو آسان سی قرآن کی آیت بتاتی ہوں مگر بغیر اجازت نہ کیجئے گا۔ مگر کیجئے گا ضرور آپکو اکثر اوقات غیب کی باتوں کا علم ہو جایا کرے گا۔ الہامی کیفیت ہوگی۔ لوگوں کی اصلیت کے ساتھ ساتھ قدرت کے حسین رنگ بھی متاثر کریں گے۔
عمل:۔ روزانہ دو رکعت نفل ادا کریں۔ الحمد کے بعد سورۃ قدر ورد میں رکھیں۔ احتیاط جلالی رکھیں۔ کل 21 دن کا عمل ہوگا۔ شروع ماہ سے نفل بعد سلام 2304 مرتبہ روزانہ = ختم = کو پڑھیں حامیم تعداد کے بعد یا واسع یا رافع 300 مرتبہ پڑھ لیا کریں۔
اس عمل کو شروع کرنے سے قبل حفاظتی نقش حاصل کر لیں بعد عمل دربار دکر دیں اجازت ضرور لے لیں۔ اور نظر آنی والی باتوں کو ضبط رکھیں مغرور نہ ہوں بلکہ رب کا شکر ادا کرتے رہیں۔

حالت قمر

قمر در عقرب:۔ 11 ستمبر 14:22 تا 13 ستمبر 17:53
ہبوط قمر:۔ 11 ستمبر 17:40 تا 19:19
قمر در ثور:۔ 25 ستمبر 01:18 تا 28 ستمبر 11:12
شرف قمر:۔ 26 ستمبر 05:11 تا 07:08

شادی بیاہ کی تاریخیں

5.6.14.15.18.19.20.21.22.26.27

نوٹ فرما لیں!

قارئین تحفہ روحانیات سے التماس ہے کہ نقوش اور عبارت عمل کی خود بھی پڑتال کر لیں۔ ادارہ کی جانب سے ان باتوں کا خاص خیال رکھا جاتا ہے مگر پھر بھی غلطی کا احتمال ہے خاص طور سے قرآنی آیات کو قرآن پاک سے پڑتال کریں۔ بہت باریکی سے خیال رکھنے کے باوجود دینی عبارات یا قرآن پاک آیات کی کمپوزنگ غلطی لاعلمی میں ہوسکتی ہے۔ قارئین خود بھی احتیاط کریں۔ (ادارہ)

علم جفر کا ایک حقیقی مستحصلہ

تحریر :۔ خضر عباس پیاسی (راجن پور)

علوم مخفی کا کوئی بھی شائق جہاں تلاش حق میں مختلف علوم سے واقفیت اور ان کے حصول کی کوشش کرتا ہے۔ وہا علم جفر سے لاتعلق کیسے رہ سکتا ہے۔ جبکہ اس کا چرچا ہر ایک فرد کی زبان پر ہے۔

علم جفر ہے کیا؟ جہاں تک اس کے لغوی معنی کا تعلق ہے "جفر" کا مفہوم بکری یا بیل کی کھال لیا جاتا ہے۔ لیکن اس کا معنی یہ نہیں کہ یہ بکری یا بیل کی کھال کا علم ہے بلکہ اس کے پیچھے منطق یہ ہے کہ ایک روایت کے مطابق جو کہ اسرار المشکوۃ مطبوعہ ایران میں درج ہے۔ اس علم کے قواعد رسول کریم طغر نے ابتداء میں بکری یا بیل کی کھال پر تحریر کروائے تھے اور یہاں ہی سے یہ علم جفر کے نام سے پکارا جائے گا۔

یوں تو اس وقت علم جفر کے لاتعداد قواعد اور طریقے ملتے ہیں۔ تاہم ہم اس کو بلحاظ اقسام مندرجہ ذیل چھ حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ۱۔ جفر جامع ۲۔ جفر کبیر ۳۔ جفر لدنی ۴۔ جفر خافیہ ۵۔ جفر اسود ۶۔ جفر احمر

ذیل میں ایک آزمودہ جفری قاعدہ بلا بخل تمام قواعد بمعہ مثال تحریر کر رہا ہوں۔ امید کامل ہے' حقیقی جفر کے متلاشی افراد کی مراد بر آئے گی اور اس قاعدے کی مدد سے سوالات کے جواب کچھ مہارت کے بعد بآسانی استخراج کرنے پر قادر ہو جائیں بشرطیکہ وہ توجہ سے اس قاعدے کے اصولوں پر حاوی ہونے کی کشش کریں اور مسلسل اس کو اپنے تجربے میں رکھیں' جلد ہی اس کے اسراران پر واضح ہوں گے۔

قاعدہ:۔ پہلے سوال بمعہ سائل کا نام اور اس کی والدہ کے نام سمیت تحریر کر لیں لیکن صرف اس سائل کے سوال کا جواب دیں جو واقعی ضرورت مند ہو۔ کوئی مزاح یا امتحان طرز اختیار کرے تو اس کے سوال کو قابل توجہ جواب مت خیال کریں۔

سوال تحریر کرنے کے بعد ذیل میں دیے گئے مربع کی شکل (جدول نمبر ۱) بنا کر اس میں سوال کی سطر حرفی کریں۔ اگر سوال لمبا ہو تو ربع کے خالوں کو دائیں یا بائیں جانب مت بڑھائیں بلکہ نیچے کی جانب اس کو وسعت دیں۔ جب اس ربع میں تمام سوال کی سطر حرفی کر لیں تو پہلے حرف کی عددی قیمت کے مطابق پہلی سطر میں اوپر سے نیچے کی جانب متعلقہ حرف پر نشان لگائیں اور اس حاصل ہونے والے حرف کی عددی قیمت کے مطابق اگلے حرف پر نشان لگائیں یاد رہے یہ نشان دوسری سطر میں نیچے سے اوپر کی جانب لگائے جائیں گے اور یوں یہ سلسلہ اپنے اختتام تک جاری رہے گا (عددی قیمت کے لئے دیکھیں جدوم نمبر 2)

اس طرح حاصل ہونے والے تمام حروف کو ایک سطر میں لکھ لیں۔ یہ حروف خود یا ان کے ترفع و تنزل سے جواب حاصل ہوگا۔

۱	۲	۳	۴
۵	۶	۷	۸
۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶

جدول نمبر 2:۔

ا	ی	ق	غ	ط	ص	ظ	ح	ف	ض	ز	ع	ذ	و
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
س	خ	۰	ن	ث	د	م	ت	ج	ل	ش	ب	ک	ر
۰۱۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

جنات اور ہم

تحریر:۔علامہ قاری میاں عبدالرؤف قریشی (ملتان)

مومن جنات کو جنت میں دیدار خداوندی

ابن عبدالسلام نے اپنی کتاب قواعد صغراں میں تحریر فرمایا ہے کہ مومن جنات کو جنت میں دیدار خداوندی نصیب نہ ہوگا اور جنت میں دیدار باری تعالیٰ انسانوں کے لئے خاص ہے چونکہ جب ملائکہ کو بھی دیدار باری تعالیٰ جنت میں نصیب نہ ہوگا تو یقیناً جنات کو بھی بدرجہ اولیٰ نصیب نہ ہوگا ابن عبدالسلام نے بطور استدلال فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء واولیاء کو معارف وعلوم سے نوازا اور ان کو ایمان عطا فرما کر اپنی اطاعت کی توفیق دی اور اس پر اپنی رضامندی اور جنت کی نعمتوں کا وعدہ فرمایا اور جابجا قرآن میں ایسے لوگوں کو بشارتیں دیں اور اس قسم کی کسی چیز کا وعدہ ملائکہ سے نہیں فرمایا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ملائکہؑ کے اجسام وبشری اجسام سے بدرجہ اعلیٰ ہیں اور ان کی ارواح اگر معرفت خداوندی میں انسانی ارواح سے اکمل واشرف ہوں تب تو یقیناً ان کا مرتبہ بڑا ہوگا اور اگر انسانی ارواح کے مساوی ہیں تو پھر ملائکہ کی فضیلت انسان پر صرف جسمانی ہوگی چونکہ ان کے اجسام نور سے بنائے گئے ہیں اور انسانی اجسام گوشت وخون کا مجموعہ ہے اور چونکہ انسان سے اللہ تعالیٰ نے جنت کی نعمتوں کا وعدہ فرمایا اور اپنے دیدار کا وعدہ فرمایا اور اپنی قربت کا وعدہ فرمایا ہے تو اس حیثیت سے انسان ملائکہ سے افضل ہے اور اگر اس کے ساتھ ساتھ کسی انسان کو معرفت خداوندی میں بھی ملائکہ سے افضل ہے اور اگر اس کے ساتھ ساتھ کسی انسان کو معرفت خداوندی میں بھی ملائکہ سے افضلیت حاصل ہو جائے تو وہ ملائکہ سے دونوں اعتبار سے افضل ہوگا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کی طاعات ملائکہ سے بڑھی ہوئی ہیں جیسا کہ جہاد کرنا، صبر کرنا، نفس سے مجاہدہ کرنا اور امر بالمعروف نهي عن المنكر کرنا، امامت کا فریضہ انجام دینا، مصائب پر صبر کرنا، مشقتوں کو برداشت کرنا اور مشقت آمیز عبادات کرنا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بطور جزا ان کو خوشخبری دی اور اپنے دیدار کی خوشخبری دی اور اپنی رضامندی خوشخبری دی اور یہ چیزیں ملائکہ کے لئے ثابت نہیں ہیں اگرچہ ملائکہ رات دن تسبیح کرتے رہتے ہیں چونکہ بعض مرتبہ ہلکا سا عمل بڑی سی بڑی تسبیح سے افضل بن جاتا ہے بعض سوتے ہوئے نماز پڑھنے والوں سے افضل ہوئے ہیں۔ نیز ارشاد خداوندی ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے وہ بہترین مخلوق ہیں اور ملائکہ بھی مخلوق ہیں لہٰذا ان سے بھی بہتر ہونگے پس اگر کوئی یہ کہے کہ شاید ملائکہ خدا تعالیٰ کو دیکھ لیں گے جیسا کہ نیک لوگ دیکھیں گے اس کا جواب یہ ہے کہ ملائکہ عامتہً ہی دیدار سے بہرہ اندوز نہیں ہونگے اس سے ثابت ہو گیا کہ دیدار خداوندی سے بہرہ اندوز ہونا یہ بشر ہی کا خاصہ ہے جنات وملائکہ اس سے مستثنیٰ ہیں بشر نام ہے اولاد آدم کا اور آدمؑ ابوالبشر ہیں۔ جیسا کہ صحیح حدیث شفاعت میں آیا کہ رسولؐ نے فرمایا کہ لوگ آدمؑ کے پاس آئیں گے عرض کریں گے کہ آپ ابوالبشر ہیں۔ قرآن کریم کی آیت "لاتدرکہ الابصار" اس سے مومنین مستثنیٰ ہیں اور اس میں ملائکہ داخل ہیں اور یہ اپنے عموم کے اعتبار سے جنات کو بھی شامل ہے پس ثابت ہو گیا کہ جنات کو بھی جنت میں دیدار نہ ہوگا۔

کیا جن کے پیچھے نماز ہو جائے گی؟

ابن ابی البصیری حرانی نے اپنے شیخ ابوالبقاء سے نقل کیا ہے کہ ان سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا جن کے پیچھے نماز ہو جائے گی انہوں نے کہا کہ ہاں کیونکہ وہ بھی مکلف ہیں اور حضورؐ ان کی طرف بھی رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے حنبلی حضرات کے نزدیک جن کے پیچھے نماز ہو جائیگی۔

جنات کے ساتھ جماعت

امام احمد نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مکہ میں ہم چند آدمی حضورؐ کی خدمت بابرکت میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا آج جنات کی تبلیغ کے لئے میرے ساتھ کون چلے گا۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہو گیا اور اپنے ساتھ پانی کا ایک برتن اٹھالیا پس جب ہم مکہ کے باہر پہنچ گئے تو میں نے دیکھا کہ حضورؐ کے پاس بہت سے جنات آ گئے اور حضورؐ نے میرے لئے ایک دائرہ بنا دیا اور مجھے حکم دیا کہ میرے آنے تک اسی جگہ کھڑا رہنا اور آپؐ آگے تشریف لے گئے اور وہ جنات بھی آپ کے ساتھ چل دیئے۔ حضور بہت رات تک ان کے ساتھ گفتگو میں مشغول رہے اور فجر کے وقت میرے پاس واپس تشریف لائے جب آپ نے مجھے کھڑا ہوا پایا تو فرمایا! کہ اے ابن مسعودؓ تو اس وقت کھڑا ہی ہوا ہے۔ میں نے کہا آپ ہی تو فرما کر گئے تھے کہ میرے آنے تک کھڑے رہنا پھر آپ نے دریافت کیا کہ کیا تیرے پاس پانی ہے میں نے کہا کہ ہے جب برتن کھول کر دیکھا تو اس میں نبیذ تھی۔

آپ نے فرمایا کہ کھجور طیب ہے اور پانی پاک ہے یعنی اس سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے آپ نے اسی سے وضو فرما لیا جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ کے پاس دو شخص آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتے ہیں آپ نے ان کی صفیں سیدھی کرائیں اور ان کو نماز پڑھائی جب وہ نماز پڑھ کر چلے گئے میں نے دریافت کیا یارسول اللہ یہ کون تھے آپ نے فرمایا کہ نصیبین کے جنات تھے ان میں آپس میں کچھ نزاع تھا اس کے لئے میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے کھانے کے بارے میں دریافت کیا میں نے انہیں لید اور ہڈی بتلا دی ہے اور کہہ دیا ہے کہ ہر ہڈی تمہارے لئے پر گوشت کر دی جائے گی اور ہر لید پر دانے پیدا کر دیئے جائیں گے اور اس وقت سے ہم نے آپ کو لید اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرما دیا اصل حدیث مشہور ہے ان میں کوئی نکارت نہیں ہے پہلے بھی گذر چکی ہے۔سفیان ثوری نے سعید ابن جبیر سے " و ان المساجد لله فلا تدعوا مع الله احدا " کی تفسیر میں روایت نقل کی ہے کہ جنات نے حضورؐ سے عرض کیا کہ ہم آپ کی مسجد میں کس طرح آسکتے ہیں اور کس طرح آکر آپ کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں حالانکہ ہم آپ سے دور رہتے ہیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کی ہیں ابن الصیرفی نے فرمایا ہے کہ جنات کے ساتھ جماعت منعقد ہو جاتی ہے۔

شیطان جن کے گذرنے سے نماز کا ٹوٹ جانا

جب جن نمازی کے سامنے سے گذر جائے تو نماز کے ٹوٹنے کے بارے میں امام احمد بن حنبل سے مختلف روایتیں ہیں ایک روایت میں ہے کی نماز ٹوٹ جاتی ہے کیونکہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ سیاہ کتے کے نمازی کے سامنے سے گذر جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ سیاہ سرخ سفید میں کیا فرق ہے ان کے گذرنے سے نہیں ٹوٹتی اور سیاہ کے گذر جانے سے ٹوٹ جاتی ہے آپؐ نے فرمایا کہ سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے اور جنات عموماً سیاہ کتے کی شکل میں متشکل ہوتے ہیں جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

دوسری روایت یہ ہے کہ نماز نہیں ٹوٹتی اور یہ دونوں روایتیں ابن حامد نے نقل کی ہیں اور حضورؐ کی حدیث کہ ایک جن آپ سے تعرض کرنے لگا کہ آپ کی نماز خراب کر دے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے آپ کی جمعیت خاطر کو مشوش کرنا چاہا تھا یا یہ مطلب کہ اس نے ایسی حرکتیں شروع کر دی تھیں کہ ان کو دفع کرنے کے لئے ایسے افعال کرنے پڑتے جو نماز کی حالت کے منافی تھے اور وہ افعال قطع صلوت کا سبب بنتے۔

انسان کا جنات کو مار دینے کا حکم

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ ایک جن حضرت عائشہؓ کے حجرے میں دکھائی دیا کرتا تھا۔حضرت عائشہؓ نے اس کو مروا دیا۔پس خواب میں کسی نے کہا کہ اے عائشہ تو نے ایک مومن بندے کو مار دیا حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اگر وہ مومن ہوتا تو ازواج مطہرات کے سامنے نہ آتا اس نے کہا کہ وہ تو اس وقت آتا تھا جب آپ لباس میں مستور ہوتیں اور وہ صرف قرآن سننے کی غرض سے آیا کرتا تھا جب صبح ہوئی تو حضرت عائشہؓ نے بارہ ہزار درہم مساکین کو تقسیم کئے (رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں ایک سانپ نکلا آپ نے اس کو مار دیا پس خواب میں وہ جن آیا اور اس نے کہا کہ میں نے حضور سے قرآن سنا تھا صبح کو حضرت عائشہؓ نے یمن سے چالیس غلام منگائے اور ان سب کو آزاد کر دیا حضرت ابوسعید سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ مدینہ میں کچھ مومن جنات بھی ہیں جب تم کسی کیڑے مکوڑے کو دیکھو تو اس کو تین بار آگاہ کر دو اگر پھر بھی نہ جائے تو مار ڈالو (ترمذی،نسائی) صحیح مسلم میں ایک نوجوان کا واقعہ ہے کہ اس کی نئی شادی ہوئی تھی وہ حضورؐ کے ساتھ خندق کھدوانے میں شریک ہوتا تھا اور دوپہر کو اپنے گھر واپس آجایا کرتا تھا ایک روز جب گھر آیا تو اپنی بیوی کو گھر کے دروازے پر پایا اس کو غیرت آئی اور بیوی کو نیزے سے مارنا چاہا بیوی نے کہا میرے مارنے سے پہلے گھر میں جا کر دیکھ کیا ہے وہ گھر میں گیا جا کر دیکھا کہ ایک بہت بڑا سانپ بستر پر پڑا ہے ہوا ہے اس پر نیزے سے حملہ کیا اس کو نیزے کی نوک پر اٹھا کر مارنا شروع کر دیا اس نے مضطرب ہو کر اس جوان کو کاٹ لیا اور اسی موقعہ پر دونوں مر گئے۔

ابن تیمیہؒ نے فرمایا ہے کہ ناحق جن کو مارنا جائز نہیں ہے جس طرح انسان کو ناحق مارنا جائز نہیں ہے ظلم ہر حال میں حرام ہے کسی کو کسی پر ظلم کرنے کا حق نہیں ہے اگرچہ مظلوم کافر ہو قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں ظلم پر آمادہ نہ کر دے انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے جنات مختلف صورتوں میں آتے ہیں گھروں میں نکلنے والے سانپ بعض مرتبہ جنات میں سے ہوتے ہیں ان کو تین مرتبہ اطلاع کر دی جائے اگر چلے جائیں تو بہتر ورنہ مار دیا جائے کیونکہ اگر وہ حقیقی سانپ ہے تو اس کا مرنا بہتر ہے اور اگر وہ جن ہے تو اس نے ظلم پر اصرار کیا کہ انسان کے سامنے ایسی صورت میں جائے جس سے وہ خوف کرتا ہے ظالم کے ظلم کو اس پر ختم کر دیا جائے کہ آئندہ اس کو ظلم کا موقع نہ ملے اگرچہ وہ اس کے قتل کرنے کی صورت میں ہو ہاں البتہ بلا وجہ ان کو قتل کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔

جنات کے نکاح

انسان کا جنات کے ساتھ کرنا اس کو بیان کرنا مقصود ہے یہاں پر دو باتیں ہیں اول انسان کا نکاح جنات کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہیں اس کا وقوع ہوا ہے یا نہیں۔دوسرے یہ شرعی اعتبار سے جائز ہے یا نہیں جنات کا انسان کے ساتھ نکاح کرنا یا انسان کا جنات کے ساتھ نکاح کرنا یہ ممکن ہے۔

ثعالبی نے فرمایا ہے کہ علماء نے کہا ہے کہ نکاح و جماع جن وانس کے درمیان واقع ہو جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کہا ہے کہ تو ان کی اموال واولاد میں شریک ہو جا اور حضورؐ کی حدیث ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی سے ہمبستری کرتا اور خدا کا نام نہیں لیتا تو شیطان اس کے آلہ تناسل سے چمٹ کر اس کے ساتھ اس کی بیوی سے جماع کرتا ہے اور ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی سے حالت حیض میں اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے تو شیطان اس سے سبقت لے جاتا ہے اور وہ حاملہ ہو کر مخنث اولاد جنتی ہے اور مخنث اولاد شیطان میں سے ہوتی ہے۔ حضورؐ نے نکاح جنات سے منع فرمایا ہے فقہا کرام کا ارشاد ہے کہ جن وانس میں مناکحت ممکن ہے تب ہی تو اس پر شرعی حکم لگایا گیا ہے ورنہ ناممکن چیز پر شرعی حکم جواز وعدم جواز کے بارے میں نہیں لگتا اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ جنات کا عنصر تخلیقی نار ہے اور انسان عناصر اربعہ سے پیدا ہوا ہے پس جب صلب انسان سے نطفہ انسانی نکل کر رحم جنیہ میں پہونچے گا تو وہ حرارت ناریہ کی شدت سے مضمحل ہو کر رہ جائے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نطفہ انسانی رحم جنیہ میں ایک آن بھی نہیں رہ سکتا پس مضمحل انسان جنیہ سے مجامعت کس طرح کر سکتا ہے۔ اس کے جواب کے چند طریقے ہیں۔

1:۔ اگر چہ جنات کا حقیقی عنصر تخلیقی نار ہے مگر وہ اکل وشرب اور توالد و تناسل کی وجہ سے حقیقت ناریہ سے ظاہری طور پر منتقل ہو گئے ہیں جیسا کہ انسان اس کا عنصر تخلیقی مٹی ہے مگر وہ بھی اوصاف مذکورہ کی وجہ سے ظاہری طور پر حقیقت ترابیہ سے منتقل ہوں گے علاوہ ازیں ابوالجن نار سے پیدا ہوا ہے جیسا کہ ابوالانس مٹی سے پیدا ہوئے ہیں لیکن دیگر جنات وہ حقیقتاً آگ سے پیدا نہیں ہوئے جیسا کہ دیگر انسان مٹی سے پیدا نہیں ہوئے اور حضورؐ کی حدیث میں ہے کہ ایک شیطان نے آپ کی نماز خراب کرنی چاہی آپ نے اس کو پکڑ کر اس کا گلا گھونٹ دیا اور آپ نے اس کے لعاب دہن کی برودت اپنے ہاتھ پر محسوس کی اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں برابر اس کا گلا گھونٹے رہا یہاں تک کہ اس کا تھوک ٹھنڈا میں نے محسوس کیا اس میں صریح دلیل ہے کہ ان کا عنصر ناری متبدل ہو گیا چونکہ عنصر ناری کے ہوتے ہوئے برودت کہاں سے آئی۔

جب کسی پر جنات آتے ہیں تو اس کے بدن میں داخل ہو کر اثر کرتے ہیں اسی طرح شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح دوران کرتا ہے اگر ان کا عنصر ناری متبدل نہ ہوتا تو یہ دونوں قسم کے آدمی جل کر خاک ہو جاتے حضرت امام مالکؒ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ ایک جن ہماری بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا کہ شرعی اعتبار سے تو کوئی حرج نہیں آتا لیکن میں اس کو اس وجہ سے ناپسند کرتا ہوں کہ جب اس قسم کی عورت حاملہ ہوتی ہے اور لوگ اس سے دریافت کریں گے کہ تیرا شوہر کون ہے تو وہ یہ کہے گی کہ جن، اس سے اسلام میں فساد پیدا ہو جائے گا۔ امام مالک کا یہ ارشاد ابوعثمان سعید ابن العباس رازی نے اپنی کتاب "کتاب الالہام والوسوسۃ فی باب نکاح الجن میں نقل کیا ہے۔

2:۔ ہم مانتے ہیں کہ علوق ناممکن ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وطی بھی ناممکن ہو حقیقی اعتبار سے اور شرعی اعتبار سے، کیونکہ صغیرہ اور آئسہ (جیسے حیض نہ آتا ہو بڑھاپے کے سبب) اور بانجھ، ان سے علوق نہیں ہوتا اور اسی طرح بانجھ مرد سے اعلاق ممکن نہیں مگر نکاح ان سب کے لئے مشروع ہے کیونکہ نکاح اگر چہ تکسیر نسل کے لئے کیا جاتا ہے مگر کبھی یہ غرض حاصل نہیں بھی ہوتی۔

3:۔ قائل کا یہ قول کہ اگر وطی ممکن ہو تو نکاح جائز ہو یہ لازم نہیں کیونکہ وثنیات اور مجوسیات سے وطی کرنا ممکن ہے مگر نکاح حلال نہیں اسی طرح محارم اور مرضعات ان سے وطی کرنا ممکن ہے مگر نکاح حلال نہیں اور مانع ہر چیز کا اسی اعتبار سے ہوتا ہے جن وانس کا آپس میں نکاح کرنا اس کے ممنوع ہونے کی وجہ یا تو اختلاف جنس ہے یا مقصد کا حاصل نہ ہونا۔ یا شریعت کی طرف سے اجازت کا نہ ہونا اختلاف جنس تو ظاہر قطع نظر کرتے ہوئے جماع وعلوق سے (جنات کے نکاح سے مقصد حاصل نہ ہونا) اللہ تعالیٰ نے ہم پر ہماری ہی جنس سے ازواج پیدا فرما کر احسان فرمایا ہے تا کہ ہم پر ہماری ہی جنس سے ازواج پیدا فرما کر احسان فرمایا ہے تا کہ اس سے ہم کو سکون حاصل ہو اور ہمارے درمیان الفت ورحمت پیدا فرما دی ہے جیسا کہ سورہ نساء میں اور سورہ اعراف میں اسی کا تذکرہ ہے اور قرآن کریم میں چند جگہ اور اس کا تذکرہ موجود ہے کہ ہم نے تمہارے ہی اندر سے تمہاری ہی جنس سے تمہارے سکون کے لئے تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں اور ظاہر ہے کہ جنات نہ ہماری جنس سے ہیں اور نہ ہمارے اندر ان کا شمار ہے لہٰذا ان کی عورتیں ہماری بیویاں نہیں بن سکتیں۔ غرض کے فوت ہونے کی وجہ سے یعنی سکون کا حاصل نہ ہونا چونکہ ان کی بیویاں بنانے کی غرض یہی ہے کہ ابن آدم آپس میں سکون سے رہیں۔ پس مانع شرعی جن وانس کے نکاح سے وہ عدم سکون ہی ہے ہاں اگر کوئی جنیہ کسی انسان پر فریفتہ ہو جائے اور اس کے درمیان اس کا ملان بڑھ جائے اور وہ انسان اس سے شادی کرنے پر آمادہ ہو جائے تو اس وقت اس کا نکاح کرنا خوف کی وجہ سے ہوگا کیونکہ اگر وہ شادی نہیں کرے گا تو وہ اس کو ستائے گی اور بعض مرتبہ ہلاک بھی کر دیتی ہے۔ انسان اگر اس سے شادی بھی کرے گا مگر پھر بھی ہمیشہ اس سے ہراساں ہی رہے گا اور اس کو سکون نہیں مل سکتا اور یہ حالت مقصد نکاح کے بالکل منافی ہے

روحانی مندرجات

تحریر:۔ایاز اشرف سیال (چکوال)

آج میں نے اللہ کے رحمت و کرم سے اور ماہر روحانیات محمد ایاز مزمل حسین شاہ صاحب کی شفقت سے اپنے جیسے بہت سے بہن بھائی جو روحانیات کا شوق رکھتے ہیں۔ان کی درست اصلاح کے لیے یہ قلم اُٹھائی ہے مگر اس میں رہنما میں نہیں بلکہ میرے استاد محترم محمد ایاز مزمل حسین شاہ صاحب ہیں۔میرا مقصد آپ کو مایوس یا دل آزاری کرنا نہیں بلکہ جو واقعات میرے ساتھ رونما ہوتے ہیں وہ آپ کو بتلا کر حقیقت کا آئینہ دکھانا ہے۔

مجھے بچپن سے ہی روحانیات کا شوق تھا اور اس شوق کی تکمیل کے لیے میں نے بہت سی کتابوں اور نامور عالموں سے مدد حاصل کی مگر ہمیشہ ناکامی ہی ہوئی اور اللہ کا شکر ہے کہ کسی قسم کی رجعت بھی نہیں ہوئی۔

پھر ایک بار محترم محمد ایاز مزمل حسین شاہ صاحب سے راولپنڈی میں ملاقات ہوئی۔اور روحانیات پر ہی ان سے مطالعہ حاصل کرتا رہا اور دوران گفتگو ایک بہت عقل کو حیران کرنے والا واقعہ پیش آیا ہوا لیکن اس واقعہ کو مصلحت کے تحت یہاں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔اس واقعہ سے میں سمجھ گیا کہ یہی ہمزاد روحانیات طاقت کی ایک چھوٹی سی مثال ہے۔

میں اسی وقت سمجھ گیا کہ مجھے جو کچھ چاہیے وہ مجھے یہیں سے ملے گا۔میں نے للچاتے ہوئے عرض کی کہ پلیز مجھے بھی انتہائی قلیل وقت میں ایسا بنا دیں۔مگر انہوں نے بڑی تفصیل سے سمجھایا کہ روحانیات میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے لیے پہلے اپنے اندر روحانی جذبہ حاصل کرنے کے لیے اپنے اندر روحانی طاقت پیدا کرنی پڑتی ہے اور روحانی قوت کیلئے بہت محنت اور ریاضت کرنا پڑتی ہے آپ تو خوش قسمت ہیں جواب تک صحیح سلامت ہیں ورنہ آپ کی طرح بہت سے لوگ جو کوئی عمل کتابوں سے پڑھکر یا نقداً قیمت ادا کر کے اجازت لے کر بغیر کسی استاد کے عمل کرنے بیٹھ جاتے ہیں وہ رجعت یعنی لڑائی جھگڑے، روپے پیسے کی بندش، ہر کام میں ناکامی، بیماری، پاگل پن یا موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ایسے بہت سے کیس میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔فی الحال میں آپ کو لوح ہمزاد بھجوا دوں گا اس سے آپ کو بہت فائدہ ملے گا اور آپ کو روحانی قوت کے لیے ایک عمل بتاتا ہوں۔جس سے آپ کی روحانی قوت بھی بڑھے گی اور آپ کو عجیب و غریب فوائد و مشاہدات ہونگے۔

اس وقت تو ایسا لگا کہ مجھے ٹلانے والی بات کر رہے ہیں انہوں نے کم از کم ایک یا دو سال تک مجھے ایسے ٹلاتے رہنا ہے۔خیر دل میں ارادہ کر لیا کہ دو ماہ یہ عمل کرتا ہوں۔اس عمل کے اثرات ظاہر ہوں تب کوئی اور بات کروں گا اس کے علاوہ کوئی تسخیر والا عمل کروں گا۔

مجھے روزانہ 21 سورۃ مزمل اول آخر درود مزمل کیساتھ تلاوت کرنے کی ہدایت کی اور جب میں نے پڑھائی شروع کی تو دسویں گیارہویں روز ہی سے مجھ پر حقائق کے انکشافات شروع ہو گئے۔

یہ کوئی Gernal Sentence کہ ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے بلکہ آپ صرف ایک بار صرف ایک بار میرے کہنے پر ذرا دھیان سے تنہائی میں اس بات پر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بن مانگے کیا کچھ عطا نہیں کیا ہوا۔ہمیں آپ اپنا وجود، اپنا ایمان، پوری کائنات کی نعمتیں اور اشیاء بغیر دعا کے مختلف حالات میں اللہ تعالیٰ کے احسانات پر غور کریں تو خود بخود زبان سے شکر الحمد اللہ کا ورد جاری ہو جائے گا اور تب اللہ تعالیٰ بھی آپ سے خوش ہو کر آپ کو لامحدود رحمت کے سائے میں لے کر دونوں جہانوں میں کامیاب و کامران کر دے گا۔ایسی منفی سوچ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ نعمت تو عطا نہیں کی یا وہ والی دعا تو قبول نہیں کی ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کرتی ہے۔اگر آپ غور کریں تو میں گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں کہ میری طرح آپ کی بھی زندگی یکسر بدل جائے گی۔

ماہر روحانیات محترم محمد ایاز مزمل حسین شاہ صاحب کی ہدایت پر روزانہ 21 مرتبہ سورۃ مزمل کی تلاوت اول آخر درود مزمل کے ساتھ کرتا رہا۔تھوڑے دنوں بعد ہی پڑھائی کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔ایک رات خواب میں دیکھا کہ میری ایک آنٹی فوت ہو چکی ہیں انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا ہے اور ہم حج ادا کر رہے ہیں میں نے خود کو باہوش و حواس ان کا ہاتھ تھامے ہوئے حرم شریف میں حج ادا کرتے ہوئے دیکھا۔

اپنے محسن کو جب یہ خواب سنایا تو وہ بہت خوش ہوئے اور تعبیر بیان فرمائی کہ کعبہ شریف کی زیارت آپ خواب میں کریں یا حقیقت میں کریں آپ کا جسم لطیف وہاں سے ہو کر آیا ہے۔بہت مبارک خواب ہے آپ کیلئے۔

اس دن کے بعد جستجو بڑھ گئی اور پھر اور بھی محبت سے پڑھائی کرنے لگا۔ تھوڑے دنوں بعد میرے والدین اور مرحومہ نانی اماں سے خواب میں ملاقات کا سلسلہ شروع ہوگیا اور میری آنے والی زندگی کے بارے میں مجھے اشارات ملنا شروع ہوگئے۔ جن کی وضاحت ماہر روحانیات محترم محمد ایاز مزمل حسین شاہ صاحب سے تعبیر معلوم کی۔ جن میں اکثر کا ذکر کرنے کی اجازت نہیں۔ پہلے چلے میں حج ادا کرنے کی سعادت ملی تو دل پھولے نہیں سما رہا تھا

اور دوسرے چلے میں اللہ کی رحمت وعنایت کرم نوازی اور زیادہ ہونے لگی۔ ایک رات خواب میں اپنے رزق کے متعلق دیکھ رہا تھا کہ ایک دم منظر بدل گیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت ابراہیمؑ بیٹھے ہیں اور میں ان کے سامنے کھڑا اور مجھ سے تھوڑی دور تین مبارک ہستیاں ہماری گفتگو سن رہی ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ مسکراتے ہوئے مجھ سے پوچھتے ہیں کہ تم چاہتے کیا ہوں؟ میں نے کہا کہ میرا ایمان سلامت رہے آپؑ نے تبسم فرمایا اور پوچھتے ہیں اور کیا چاہتے ہو؟ اور دنیاوی ترقی کے لیے میں نے پتہ نہیں کیا کچھ مانگا تھا۔ اسی وقت بھول گیا لیکن اس گفتگو کے دوران میں مسلسل دیکھ رہا تھا کہ وہ تینوں مبارک ہستیاں ہماری باتیں سن کر مسکرا رہی تھیں۔ پھر میں ان کے پاس گیا اور درمیان کھڑے آقا دو جہان سرکار دو عالم حضرت محمدؐ کو مصافحہ کیا اور ان کے دائیں جانب کھڑے حبیب محمدؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو مصافحہ کیا اور بائیں جانب کھڑے غلام رسول وموذن حضرت بلالؓ کو مصافحہ کیا اور آنکھ کھل گئی۔ مارے خوشی کے بقیہ رات نیند ہی نہ آئی۔ جب یہ خواب سنایا تو وہ اور بھی زیادہ خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ایاز دوسرے چلہ میں ہی تم پر اتنی عنایت ہونے لگی تم بہت جلد روحانی ترقی حاصل کررہے ہو۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ میں نے لاشعور میں بھی وہ چیزیں مانگیں جو میرے من میں تھیں۔ اور جو ہر مسلمان کی اولین خواہش بھی ہوتی ہے اور مانگا بھی حضرت محمدؐ، حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت بلالؓ کی شہادت مانگی۔ انشاء اللہ میرا مولا اپنی رحمت سے میری دعائیں ضرور قبول کرے گا۔

مقدس دعائیں

تحریر: گل مینا کنول (ملتان)

پیارے قارئین السلام علیکم میں تحفہ روحانیات میں مقدس دعائیں لے کر حاضر ہوئی ہوں۔ امید کرتی ہوں کہ یہ مقدس دعائیں آپ قارئین کو بہت پسند آئیگی۔ دعا عبادت کا مغز ہے جب ہم کوئی بھی کام کررہے ہوتے ہیں اور جب تک اس کام کی کامیابی کے لئے دعا نہ کی جائے وہ تب تک پورا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ آپ نے سنا ہے کہ دعا سے تقدیریں بدل جاتی ہیں۔ تو اس بات سے یہ معلوم ہوا کہ عبادت کا اہم جز ہی دعا ہے۔ نہج البلاغہ نے کیا خوب کہا ہے کہ جو عمل نہیں کرتا وہ دعا مانگتا ہے، وہ ایسا ہے کہ جیسے بغیر چلہ کمان کے تیر چلانے والا۔

حضرت آدمؑ وحواؑ کی دعا

حضرت آدم کو جب جنت سے نکال دیا گیا تو آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی جانے والی تعلیم وتلقین پر اپنی تقصیر کی معافی کے لئے اس طرح دعا فرمائی۔ ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر بہت ظلم کیا اور اگر تو نے ہماری بخشش نہ فرمائی اور ہم پر رحم نہیں کیا تو بلاشبہ ہم خسارہ اُٹھانے والوں میں ہوجائیں گے جسطرح بندگان خدا کی شان ہوتی ہے کہ خطاء ولغزش سرزد ہوجانے کے فوراً بعد بارگاہ ایزدی میں متوجہ ہوکر اپنی تقصیر کی معافی مانگتے ہیں۔ حضرت آدمؑ نے بھی اسی طرح اپنے مالک کے سامنے لغزش کا اعتراف کرتے ہوئے ہاتھ پھیلائے ہوئے نہ صرف ان کی لغزش معاف کردی گئی بلکہ انہیں مزید انعامات سے نواز دیا گیا، بس اولاد آدمؑ کیلئے بھی قیامت تک کیلئے یہ سبق ہوگیا کہ وہ بھی اپنی خطاؤں اور لغزشوں کی معافی کیلئے قیامت تک یہی دعا پڑھتے رہا کریں، مصیبتوں اور پریشانیوں میں اس دعا کا ورد بڑا مفید وموثر ہے۔

حضرت نوحؑ کی دعائیں

پھلی دعا، دشمنوں کے مقابلے میں نصرت کیلئے:۔

حضرت نوحؑ نے صدیوں تک اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی، لیکن قوم نے نہ صرف یہ کہ آپؑ کی دعوت کو ٹھکرا دیا بلکہ آپ کو ایذاء دینے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تو آپ نے بالآخر اپنی قوم کی طرف سے مایوس ہوکر اسطرح دعا کی:۔ **رب انی مغلوب فانتصر**: (میرے مالک) میں درماندہ ہو میری مدد فرما۔

آپ کی دعا سے دشمن خود غائب وخاسر اور تباہ وبرباد ہوگیا، پس جب انسان چاروں طرف سے گھر کر رہ جائے اور بچ نکلنے کی کوئی صورت نظر نہ آئے تو اپنے رب کو یاد کرکے اس سے یہ دعا مانگے اس کی رحمتیں اسے اپنے سائے میں لے لیں گے۔

دوسری دعا سواری کے لئے:۔

رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین

میرے مالک مجھے اتارا مبارک اتارنا کہ تو ہی سب سے اچھا اتارنے والا

آثار مراقبہ

تحریر
ڈاکٹر محمد شفیق
نشتر ہسپتال
ملتان

ایک اور منظر ابھرتا ہے اس کا ماحول چاندی کی روشنی میں نہایا ہوا ہے دائیں جانب سے تین اصحاب نمودار ہوئے

ان میں سے ایک صاحب روحانی سلسلہ کے سجادہ نشین ہیں دیگر دوان کے مریدین خاص ہیں (بندہ دانستہ ان کے نام لکھنے سے قاصر ہیں) ان مریدین میں سے ایک لمبا سانس کھینچ رہے ہیں میرے اردگرد چھایا روشنی کا ہالہ ان کی طرف چلا جاتا ہے وہ اس کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن یہ ہالہ واپس میری طرف آجاتا ہے۔ انھوں نے دو مرتبہ یہ کوشش کی لیکن انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ اس پر ''سجادہ نشین'' صاحب نے دوسرے مرید کو حکم دیا تم کوشش کرو! تم حافظ قرآن ہو۔ حسب سابق ان صاحب نے بھی روشنی کے ہالہ کو سانس کھینچ کر اپنی طرف کرنے کی کوشش فرمائی لیکن بے سود۔ یہ منظر او جھل ہو گیا آئندہ کئی دنوں میں روشنیاں جھلملاتی رہی ہیں مناظر برق رفتاری سے گزرے ہیں وضاحت ندارد۔

مراقبہ کے بعد حسب معمول بستر پر سویا ہوا تھا کہ چار پائی پر وزن بڑھ گیا مجھے محسوس ہوا کہ کوئی اور بھی میرے ساتھ چار پائی ہے اپنے دائیں جانب ہاتھ لگا کر محسوس کیا نیند سے بیدار ہو گیا۔ روشنی کا ایک جسم میرے برابر لیٹا ہے روشنی اس قدر تیز ہے کہ اردگرد کا ماحول بھی روشن ہو گیا ہے۔ میں نے ہاتھ لگا کر اس جسم کو محسوس کیا تو میرا ہاتھ بھی روشن ہو گیا۔ پھر میرے اندر سے آواز آئی ''تم مراقبہ کرتے ہو یہ اس کی نورانیت ہے'' یہ اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ نام کی برکت سے ہے'' اس جسم نورانی کا وزن بڑھتا جا رہا ہے قریب ہے کہ چار پائی یہ ٹوٹ جائے گی مجھ پر غنودگی طاری ہو گئی میں نیند یا یوں کے سفر پر نکل کھڑا ہوا۔

اس کے بعد آنے والے دنوں کی کیفیات نہ لکھ سکا اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ'' (حضرت شاہ رکن الدین عالمؒ) نے فرمایا کہ ''اب لکھنا بند کر دو'' بندہ نے آپؒ کے دربار پر حاضری دی اور آپؒ سے درخواست کی کہ یہ کیفیات محض نئے لوگوں کی رہنمائی اور تربیت کے لئے تحریر میں لائی جاتی ہیں۔ وگرنہ لوگوں کے سوالات اور جوابات اور تربیت کا کام خاصی مشکل کا شکار ہو جائیگا۔

آپ نے فرمایا حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ کے دربار پر جاؤ بندہ نے ان کے مزار مبارک پر حاضری دی دوران مراقبہ آپ سے راہنمائی کی درخواست کی آپؒ نے فرمایا ایسی باتیں لکھو گے تو لوگ ماریں گے بالآخر بزرگوں نے اجازت مرحمت فرمائی لیکن تمام کیفیات بیان کرنے کی اجازت نہ دی۔ اب یہ بات راہروں پر مشتمل ہے کہ اس کے نصیب میں کیا مشاہدات ہیں۔

روشنی کے تند و تیز لہروں کا دریا ہے میں کانوں تک اس میں ڈوبا ہوا ہو روشنی بھرے ہوئے دریا کی طرح لہریں لیتی بہہ رہی ہیں ایک پرندہ میرے چہرے کے قریب آجاتا ہے مجھے صرف اس کی دم نظر آرہی ہے۔ ہلکے براؤن رنگ کے اس کے پر ہیں۔ دم کا پھیلاؤ بہت زیادہ ہے جو اس پرندے کے جسم ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس کا بقیہ جسم نظر سے اوجھل ہے اس کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ کانوں کے قریب سنائی دے رہی ہے آہستہ آہستہ پیچھے کو ہٹتے ہوئے کنارے پر نظر آنے والی سنگلاخ بلند و بالا چٹانوں کی طرف مجھے لے جاتا ہے۔ مجھے اُٹھا کر چٹانوں کی بلندی میں بنے روشنی کے تالاب میں پھینک کر غائب ہو جاتا ہے میں اسی پانی میں غوطہ کھاتا ہوں مراقبہ میں مرحلہ اور کیفیات جلد تبدیل ہو رہی ہیں ان کے روحانی اثرات جسم پر نمودار ہو گئے ہیں جسم میں تھرتھراہٹ بہت زیادہ ہے۔ جسم خود بخود بلندی کی جانب اٹھتا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے زبان و مکان کی قید سے نکلنے کو بے چین ہوا۔ گہرے بھورے رنگ کے گھوڑے سے مشابہہ سواری پر ہوں۔ یہ مجھے لے کر عمودی سنگلاخ چٹانوں کے سلسلہ کوہ کو عبور کرتا ہوا کھلے پہاڑی سلسلہ میں داخل ہو جاتا ہے اردگرد موجود تمام پہاڑیوں پر ہموار سطح کی گھاس اُگی ہوئی ہے درخت کہیں نہیں ہیں گھاس گہری سبز ہے لیکن پہاڑ کی زمین سے نکلنے والی تیز روشنی نے بظاہر اس کو سفید کر دیا ہے یہ گھوڑا پہاڑ پر سفید روشنی سے بنتے راستے پر روانہ ہو جاتا ہے یہ بتدریج پہاڑ کی بلند چوٹی کی جانب جا رہا ہے میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ یہ پہاڑ نما ٹیلے ہیں فوراً وادی سے اس پہاڑ کو دکھایا گیا اس کی چوٹی آسمان کو چھوتی نظر آئی اس پر بنا راستہ روشنی کی لکیر نظر آیا پھر قریب سے گھوڑے کا منہ دکھایا گیا اس کے منہ سے سانس خارج ہو رہی ہے وہ ہوا نہیں بلکہ روشنی کی لہر میں ہے اس کے منہ کا اندرانی حصہ انتہائی روشن اور چمکدار ہے۔ اس کے منہ کے اردگرد باقاعدہ دکھائی دے رہا ہے کہ اس کی ماہیت کچھ اور ہے اس کو مخفی رکھنے کے لئے اس پر گہرے بھورے رنگ کی چادر لپٹی ہوئی ہے اس کے پاؤں کو سفید راستہ پر ہیں لیکن اس کو زمین نہیں چھو رہی۔ ہوا سب کچھ بلند ہیں۔ یہ ان کو کبھی کبھی آگے بڑھنے کے انداز میں ہلکی سی حرکت دیتا ہے وگرنہ بغیر حرکت کیے پہاڑ کی چوٹی کی طرف رواں دواں ہے۔ بلندی کی جانب جاتے ہوئے فضاء میں روشنی کی لہر دبیز ہوتی جا رہی ہے

علاج بالقرآن

تحریر:۔ ڈاکٹر عبدالرؤف نقشبندی مجددی (راولپنڈی)

سحر یا جادو کے مطلق ہر بات آدمی عورتوں بچوں بوڑھوں سب کو معلوم ہے اور آج کے دور میں یہ فتنہ عام ہو چکا ہے۔ اس کی وجہ اللہ کی ناراضگی ہے گھر میں معمولی سی کسی کے ساتھ تکرار ہو جائے فوراً کہتے ہیں آپ پر یا ہمارے اوپر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ کون بے وقوف انسان ہے جس کے پاس اتنی رقم ہے کہ وہ ہر ایک پر جادو کرواتا پھرے یہ صرف محض ایک خیال ہے اور دین سے دوری ہے۔ نماز پنجگانہ کی پابندی کی جائے اللہ کے احکامات اور نبی کریم کی سنتوں پر عمل کیا جائے انشاء اللہ لڑائی جھگڑے۔ رزق کی تنگی۔ بچوں کی نافرمانی۔ بے سکونی۔ آہستہ آہستہ ختم ہوتی جائے گی (سحر برحق ہے) اس کیلئے آپ کے پاس قرآن کریم کی مختلف اور سورتیں بطور تلوار موجود ہیں ان پر عمل کریں۔

سحر کیا ہے = جادو کے لئے عربی زبان میں سحر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ جس کی تعریف اللہ والوں نے یوں کی ہے۔ المعجم الوسیط میں سحر کی تعریف یوں بیان ہے۔ سحر وہ ہوتا ہے جس کی بنیاد لطیف اور انتہائی باریک ہو ابن منظور اس کی توجیہ یوں بیان کرتے ہیں جادوگر جب باطل کو حق بنا کر پیش کرتا ہے اور کسی چیز کو اس کی حقیقت سے ہٹا کر سامنے لاتا ہے گویا وہ اسے دینی حقیقت سے پھیر دیتا ہے۔

ابن عائشہ سے مروی ہے کہ عربوں نے جادو کا نام سحر اس لئے رکھا ہے کہ یہ تندرست آدمی کو بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے۔

الازہر کہتے ہیں سحر دراصل کسی چیز کو اس کی حقیقت سے پھیر دینے کا نام ہے۔
امام ابن قدامہ المقدسی کہتے ہیں جادو ایسے دم، ورد اور الفاظ کا نام ہے جنہیں بولا یا لکھا جاتا ہے۔ جادوگر ایسا عمل کریں جس سے اس شخص کا دل بدن یا عقل متاثر ہے جس پر جادو کرنا مقصود ہو۔ اور جادو واقعتاً اثر کرتا ہے۔
مثلاً جادو کے ذریعے کسی کو قتل کرنا۔ کسی بیماری میں مبتلا کرنا۔ خاوند بیوی میں طلاق کرا دینا۔ ایک دوسرے کی محبت سے دور رکھنا۔ جادو ارواح خبیثہ کے اثر و نفوذ سے مرکب ہوتا ہے جس سے بشری طبائع متاثر ہو جاتی ہیں۔ غرض سحر جادوگر اور شیطان کے درمیان ہونے والے ایک معاہدے کا نام ہے۔ جس کی بناء پر جادوگر کچھ حرام اور شرکیہ امور کا رتکاب کرتا ہے اور شیطان اس کے بدلہ میں جادوگر کی مدد کرتا ہے۔ اور اس کے مطالبات پورے کرتا ہے۔

شیطان کا قرب حاصل کرنے کیلئے

شیطان کو راضی کرنے کے لئے جادوگروں کے پاس مختلف طریقے ہوتے ہیں۔ کچھ جادوگر قرآن پاک کو پاؤں پر باندھ کر بیت الخلاء میں جاتے ہیں۔ اور بعض قرآن شریف کی آیت کو گندگی سے لکھتے ہیں جس میں حیض کا خون اور مرد کا مادہ منویہ بھی شامل ہوتی ہیں۔ کچھ قرآنی آیات کو الٹا لکھتے ہیں۔ بعض جانوروں کو شیطان کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔ بعض جادوگر ستاروں کو سجدہ کرتے ہیں اور ان سے مدد مانگتے ہیں۔ کچھ جادوگر اپنی ماں/بہن کے ساتھ زنا کرتے ہیں۔
اس سے یہ معلوم ہوا کہ شیطان پہلے جادوگر سے حرام کرواتا ہے پھر اس کی خدمت اور مدد کرتا ہے۔ چنانچہ جادوگر جتنا کفریہ کام کرے گا شیطان اتنا بڑا رس کا کام کرے گا اور جب جادوگر شیطان کے بتائے ہوئے کاموں میں دیر کرے گا تو شیطان بھی جادوگر کا حکم ماننے میں کوتاہی کرے گا۔ شیطان اور جادوگر دونوں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر آپس میں ملتے ہیں۔ اور آپ کب بھی کسی جادوگر کا چہرہ دیکھیں گے آپ کو میری یہ باتیں یقیناً درست معلوم ہوگی۔ کیونکہ اس کے چہرے پر کفر کا اندھیرا یوں چھایا ہوتا ہے جیسے آسمان پر سیاہ بادل ہوں۔
اگر آپ کسی جادوگر کو قریب سے جانتے ہو تو یقیناً اسے یقیناً زبوں حالی کا شکار پائیں گے۔ وہ اپنی بیوی اپنی اولاد حتیٰ کہ وہ اپنے آپ سے تنگ آچکا ہو گا کیونکہ اسے سکون کی نیند نصیب نہیں ہوتی اکثر و بیشتر شیطان اس کی بیوی بچوں کو ایذاء دیتا ہے اور ان کے درمیان شدید اختلاف پیدا کر دیتا ہے اللہ رب العزت نے سچ فرمایا ہے۔ جس نے میرے دین سے منہ موڑ لیا اس کی زندگی تنگ گزرے گی۔

بھائیو یہ سارا معاملہ آپ کے سامنے ہے اگر آپ میں سے کوئی جادو کرتا ہے تو خدا کے لئے سچے دل سے توبہ کرلیں اللہ یقیناً معاف کرنے والا ہے۔ صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے اس کو بھولا نہیں کہتے زندگی کا کوئی نعم البدل نہیں نہ معلوم کب سانس کی ڈور جدا ہو جائے جنت کے حصول کا دارو مدار دنیا میں اللہ نے رکھا ہے جو جیسا کرے گا وہ آخرت میں پائے گا۔
جیسے گذشتہ سال سے جنات اور شیاطین کے نام سے سلسلہ شروع کیا تھا انشاء اللہ جادو کے موضوع پر باقاعدہ آغاز کیا جائے گا۔

حروف "ن" کے متعلق آیت

تحریر:۔ سید سبطین رضا گیلانی (حجرہ شاہ مقیم)

"ن" بسم اللہ شریف کا تیرواں حرف ہے۔اس کے اعداد حروف ابجد کے مطابق پچاس ہیں۔اس کا موکل حولائیل ہے اور سمت اس کی مشرق ہے اور عنصر اس کا آتش ہے۔انسان کے اندر اس ک مقام دل ہے۔ظاہری اور باطنی انوارات اس میں پنہاں ہیں۔باطن اس کا قرآن پاک کی تفسیر ہے ۔ظاہر اس کا انسان کی سوچ ہے ہے۔اس کے وظیفہ کرنے سے دلوں کے حالات ظاہر ہوتے ہیں۔باطنی فائدے اس کے یہاں لکھنے سے نالاں ہیں۔وظیفہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تہجد اور فجر کی نماز سے پہلے اس آیت کو آیت کے اعداد کے مطابق پڑھیں۔راہ سلوک پر چلنے والوں کے لیے اس کا وظیفہ کامیاب ہے۔جو کوئی حرف "ن" چاندی کی انگوٹھی پر اہرہ کی ساعت میں شرف زہرہ کے وقت کندہ کروا کر اپنے پاس رکھے گا لوگوں میں اس کی دہشت اور ہیبت پیدا ہوگی اس کا تعلق تفسیر سے ہے خواہ لوح محفوظ کی تفسیر ہو یا قرآن پاک کی تفسیر ہو۔جو کوئی بھی وظیفہ رکھے گا تفسیر کرنے کے الہامات اس پر ظاہر ہوں گے جس طرح مولانا رومؒ۔امام احمد رضا خانؒ

آیت:۔ نٓ وَالقلم وما یسطرون

ترجمہ:۔ قلم اور اس کے لکھے کی قسم۔

حروف "ی" کے متعلق آیت:۔

حروف ابجد کے لحاظ سے اس کے اعداد دس ہیں۔اس کا تعلق اسم ذات سے ہے مزاج اس کا خاکی ہے اور سمت اس کی جنوب ہے۔موکل اس کا سرکہتائیل ہے۔انسان کے اندر اس کا تعلق لطیفہ نفس سے ہے۔وظیفہ کرنے کا طریقہ اس کا یہ ہے کہ نماز مغرب ادا کرنے کے بعد دس مرتبہ اسم ذات پڑھیں پھر اس کے بعد آیت کے مطابق آیت پڑھیں اور اپنا معمول بنائیں تو انشاءاللہ جلد ہی اپنے نفس امارہ کو نفس لوامہ پھر نفس مطمئنہ میں دیکھیں گے۔مگر اس مشق کے لیے ضروری ہے کہ پہلے 41 دن روزہ رکھیں۔پھر کھیر سے افطار کریں کھیر بھی نمکین ہونی ضروری ہے۔صبح کے وقت ہلکی غذا کھائیں۔عشاء کے وقت دو نفل ادا کریں۔ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کے بعد آیت کے اعداد کے مطابق آیت پڑھیں۔دونوں نفلوں کا ثواب حضور غوث پاک کے اور حاضر ڈیوٹی فقیر کے ہدیہ پیش کریں۔

انشاءاللہ چالیس دن کے اندر اندر کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آیت یہ ہے:۔ **یستبشرون بنعمته من الله و فضل وان الله لا یضیع اجر المومنین**

ترجمہ:۔ خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا۔

ہم نے بسم اللہ شریف کے حروف اور کرشمے وغیرہ جو کچھ تجربہ میں آئے تھے لکھ دیئے ہیں۔اگر انشاءاللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ نے چاہا تو مزید کوئی کتاب لکھنے کا موقعہ ہاتھ آیا تو مزید اس کی وضاحت ضرور کریں گے۔یہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے سب کا سب الہامی طور پر لکھا ہے کیونکہ ہمارا زیادہ تر تعلق عملیات کے بعد تصوف کے ساتھ ہے اس لیے تصوف میں باطنی انوارات وتجلیات کا ظہور پیدا ہوتا رہتا ہے۔جب پھر کبھی بات ہوئی تو انشاءاللہ آپ لوگوں تک ضرور پہنچائیں گے تاکہ مخلوق فائدہ اُٹھائے۔ہاں اگر ہم بسم اللہ شریف کے خواص حروف کے فائدے بسم اللہ شریف کے کرشمے مزید لکھنا چاہیں تو کئی ہزار صفحات پر ایک کتاب تیار ہو سکتی ہے۔اس لئے ہی تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تھا کہ بسم اللہ شریف کا "ب" والا نقطہ میں ہوں۔آپ نے دیکھا کہ ہم نے بسم اللہ شریف کے کتنے راز ظاہر کر دیئے ہیں مگر اس کتاب کو پڑھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ جاہل لوگوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم کو بسم اللہ شریف پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی برکت سے ہم پر دوزخ کی آگ حرام فرمائے اور جنت ہم پر واجب قرار دے۔آمین ثم آمین۔آئندہ صفحات پر ہم مزید گفتگو بسم اللہ شریف پر لکھیں گے۔

سورۃ فاتحہ کے اسرار و خواص اور دعوت کا طریقہ

سورہ فاتحہ کو حضورؐ نے ام القرآن فرمایا ہے اور ام الشفاء بھی فرمایا ہے۔کیونکہ سورہ فاتحہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت خدا تعالیٰ کی قدرت، بزرگی اور توحید شامل ہے۔اگر اس کی ایک ایک سورۃ کا جائزہ لیا جائے تو پھر کئی دفتر کتابوں کے بھر جائیں گے مگر ہم اس میں وہ ہی شائع کریں گے جو عام آدمی کی رسائی تک ہو کیونکہ اس کے اسرار مخفی عام آدمی تو کیا خاص آدمیوں کی پہنچ سے بھی بالاتر ہیں۔لیکن ہم یہاں پر چیدہ چیدہ بیان کریں گے۔

عجائبات

تحریر:۔ گل محمد خان ککے زئی (پشاور)

بارہ سنگھا کے سینگ نکلنے کی عمر

جب بارہ سنگھا کی عمر دو سال ہو جاتی ہے تو اس کی سینگیں نکلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ بارہ سنگھا کی سینگ بالکل میخ کی طرح نکلتی ہے جب یہ تیسرے سال میں پہنچتا ہے تو سینگوں میں شاخیں بننا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس طرح چھ سال تک سینگوں کی شاخ در شاخ نکلتی رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی دونوں سینگیں دو گھنے درختوں کی طرح خوشنما معلوم ہوتی ہیں۔ بارہ سنگھا کی یہ خصوصیت ہے کہ ان مراحل سے گزرنے کے بعد ایک نیا دور شروع ہوتا ہے کہ اس کی دونوں سینگیں ہر سال گر جاتی یں اور پھر دوبارہ اگ آتی ہیں۔ بارہ سنگھا اپنے سینگوں کی مضبوطی کیلئے سورج کی دھوپ میں تھوڑی دیر کے لئے حرارت حاصل کرتا ہے۔

شیخ ارسطو کہتے ہیں کہ اس قسم کے بارہ کو سیٹی، راگ اور ساز سے شکار کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ باجا سنتا ہے تو اسے نیند نہیں آتی۔ شکاری اسے باجے سے اس قدر مست کر دیتے ہیں کہ وہ مدہوش ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب شکاری دیکھتے ہیں کہ اس کے دونوں کان ''سن'' ہو گئے ہیں تو اسے پیچھے سے پکڑ لیتے ہیں۔ بارہ سنگھا کے ذکر (آلہ تناسل) میں ہڈی اور گوشت نہیں ہوتا۔ اس کی سینگ بالکل ٹھوس ہوتی ہے۔ یہ جانور بزدل ہوتا ہے لیکن بارعب نظر آتا ہے۔ یہ سانپوں کے کھانے کا شوقین ہے اور سانپوں کو دم کی طرف سے کھانا شروع کرتا ہے۔ بارہ سنگھا ہر سال اپنی سینگوں کو جھاڑتا ہے۔ غالباً یہ سینگوں کو ہر سال اللہ تعالیٰ کے الہام سے جھاڑتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے سینگوں میں عجیب وغریب فائدے رکھے ہیں۔ لوگ بارہ سنگھا کی سینگوں سے موذی جانوروں کو بھگاتے ہیں۔ اس کی سینگوں میں یہ تاثیر بھی موجود ہے کہ اسے سے ولادت میں آسانی ہوتی ہے۔ لہذا حاملہ عورتیں اس سے فائدہ حاصل کرتی ہیں۔ اگر بارہ سنگھا کے سینگ کا کچھ حصہ جلا کر شہد میں ملا کر چاٹ لیا جائے تو پیٹ کے کیڑے نکل جاتے ہیں۔ یہ جانور نہایت فربہ ہوتا ہے اگر اسے بھاگنے کا موقع مل جائے تو شکاری سے بچ کر فرار ہو جاتا ہے۔ علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ یہ جانور نہایت فربہ ہوتا ہے اگر اسے بھاگنے کا موقع مل جائے تو شکاری سے بچ کر فرار ہو جاتا ہے۔

بارہ سنگھا کا گوشت حلال ہے کیونکہ اس شمار پاکیزہ جانوروں میں ہوتا ہے۔

جیسے پہاڑی بکرا وغیرہ ہرنوں کا گوشت بشمول بارہ سنگھا کے متعلق شیخ ابو محمد کا قول واضح نہیں ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس مسئلے میں متردد ہیں۔ پھر آگے جا کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ بالآخر انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہرن اور بارہ سنگھا کی حلت وحرمت کا مسئلہ بھیڑ بکریوں کی طرح (یعنی جواز کا فتویٰ دیا) ہے۔ البتہ دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے کے بدلے میں فروخت نہیں کیا جا سکتا مگر یہ کہ برابر سزا سر ہوں۔ امام متولی نے بغیر کسی ترجیح کے مسئلہ کے دونوں پہلوؤں کو بیان کیا ہے۔

ابن آوی :۔ ابن آوی گیدڑ کو کہا جاتا ہے۔ اس کی جمع ''آوی'' آتی ہے۔ اسی طرح ابن عرس، ابن الخاض، اور ابن اللبون کی جمع بنات عرس، بنات مخاص، بنات لبون آتی ہے۔ نیز بنات آوی غیر منصرف ہے۔

گیدڑ کی خصوصیات :۔ اس کا نام ''ابو آوی'' اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ اپنے تمام ہم جنسوں کے ساتھ مل کر بولتا ہے اور خاص طور پر رات میں چیختا چلاتا ہے وہ بھی اس وقت جب کہ وہ تنہا رہ گیا ہو۔ گیدڑ کی آواز بچوں کی آواز کی طرح ہوتی ہے۔ گیدڑ کے پنجے لمبے اور اس کے ناخن بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ گیدڑ دوسروں پر حملہ آور ہوتا ہے۔ پرندوں وغیرہ کا شکار کر کے کھاتا رہتا ہے۔ گیدڑ سے مرغیاں بہ نسبت لومڑی کے زیادہ خوفزدہ رہتی ہیں۔ چنانچہ اگر گیدڑ کسی ایسے درخت سے گزر جائے جس پر مرغیاں بیٹھی ہوئی ہوں تو فوراً خوفزدہ ہو کر نیچے گر جاتی ہیں اگرہ مرغیوں کی کثیر تعداد کیوں نہ ہو۔

البابوس :۔ انسان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو ''البابوس'' کہتے ہیں بلکہ ہر چیز کے چھوٹے بچوں کیلئے بھی مستعمل ہے۔

''شہد کی مکھی اپنے انڈوں اور بچوں کو دیکھ کر مستی سے گنگنانے لگی اور اے شہد کی مکھی تیری یہ گنگناہٹ بلکہ تیرا ہر ذکر وشغل کی اہمیت کا حامل نہیں''۔

البازی ''البازی'' ''باز'' شکرا، ابن سیدہ نے کہا ہے کہ ''البازی'' کے علاوہ ''باز'' اور بازی بھی مستعمل ہے۔ ''بازی'' بالاتفاق نر کے لئے مستعمل ہے۔ تثنیہ کے لئے ''بازیان'' اور جمع کے لئے ''بزاۃ'' کے الفاظ مستعمل ہیں جیسے کہ قاضیان وقضاۃ۔ شاہین اور شکرا کیلئے یوں کہتے ہیں۔ ''فَلَانٌ یُصِیدُ صُقُورًا'' (فلاں شکرا کا شکار کر رہا ہے)۔ لفظ ''البازی'' بزوان سے مشتق ہے جس کے معنی کودنے، اچکنے کے ہیں۔

"البازی" کی کنیت ابوالاشعث، ابوالبہلول اور ابولاحق ہے۔ یہ پرندہ تمام پرندوں میں بدخلق اور متکبر ہوتا ہے۔

امام قزوینی نے کہا ہے کہ "بازی" صرف مادہ ہی ہوا کرتا ہے۔ اس کا نر دوسری قسم کا ہوتا ہے جیسے چیل اور شاہین وغیرہ میں ہوتا ہے۔ اسی لئے ان کی شکلوں کے متعلق اہل علم کے درمیان اختلاف ہے۔

"البازی" کی اقسام:۔ اس کی پانچ اقسام ہیں (۱) البازی (۲) الزرق (۳) الباشق (۴) البیرق (۵) الصقر۔

(۱) "البازی" زیادہ پایا جاتا ہے اس لئے کہ یہ پیاس پر کنٹرول کرتا ہے۔ یہ گھنے سایہ دار درخت جہاں مسلسل درختوں کی قطاریں ہوں وہاں اپنا مسکن بناتا ہے۔ یہ پرندہ ہلکے بازو والا اور تیز اڑنے والا ہوتا ہے۔ نیز مادہ نر سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے چونکہ "بازی" میں حرارت (گرمی) زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کو مختلف قسم کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں مثلاً گوشت ہلکا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے باز کمزور ہو جاتا ہے۔ سب سے بہترین باز وہ ہوتا ہے جس کی آنکھیں سرخ، باز ہلکے اور اڑان تیز ہوتی ہے۔ اور اس سے کم درجہ کا وہ باز ہے جس کی آنکھیں چتکبری اور سرخ ہوں اور ان دونوں سے کم درجہ کا باز وہ ہے جس کا رنگ پیلا ہو۔ باز کی گردن لمبی، سینہ چوڑا، کندھے چوڑے، دم کا حصہ لاغر، دونوں رانیں بالوں سے ڈھکی ہوئی، بازو موٹے اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ باز کے بچے کو عربی میں "الغطریف" کہتے ہیں۔ شیخ زاہد ابوالعباس قسطلانی نے کہا ہے کہ میں نے ابوشجاع زاہد بن رستم اصفہانی سے جو "مقام ابراہیم" کے امام تھے۔ سنا ہے کہ وہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے شیخ احمد سے جو حماد الدباس کے خادم تھے سنا ہے کہ ایک دن شیخ عبدالقادر، حماد الدباس کے پاس ملاقات کے لئے آئے تو الدباس نے انہیں دیکھا کہ انہوں نے "البازی" کا شکار کر لیا ہے تو ان کے شیخ انہیں ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے تو وہ اپنے شیخ کے پاس سے اپنا سامان لئے بغیر نکل آئے اور یہ ہمارے بزرگوں میں سے تھے۔

(۲) **الباشق**:۔ "الباشق" کبھی مانوس ہو جاتا اور کبھی وحشی ہو جاتا ہے۔ باز کی یہ قسم بھی طاقتور ہوتی ہے۔ اگر اس قسم کا باز چھوٹی عمر میں مانوس ہو جائے تو اس کا مالک شکار سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ یہ پرندہ ہلکا پھلکا اور اچھی عادات کا مالک ہوتا ہے۔ یہ بادشاہوں کے پالنے والا پرندہ ہے۔ اس لئے کہ یہ پرندہ اچھے قسم کا شکار لا کر دیتا ہے مثلاً کبوتر، تیتر اور قمری وغیرہ۔ یہ بہت زیادہ تیز اور چالاک پرندہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر اس کا مدمقابل بھاری ہو جائے تو یہ اسے نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ دونوں میں سے ایک کی موت واقع ہو جائے۔ باز کی اس قسم میں سب سے اچھا وہ پرندہ ہے جو دیکھنے میں چھوٹا، وزن میں بھاری ہو اور اس کی پنڈلیاں لمبی لیکن رانیں چھوٹی ہوں۔

(۳) **البیرق**:۔ یہ باز کی تیسری قسم ہے۔ یہ پرندہ چھوٹی چڑیوں کا شکار کرتا ہے۔ نیز یہ گھنے درختوں کی جگہ بہت کم رہتا ہے۔ یہ طبیعت میں "العقعق" پرندہ کی مانند ہوتا ہے۔

"العقعق" پرندہ شکاری پرندوں میں سب سے چھوٹا ہوتا ہے۔ نیز تدبیر وحیلہ میں ناقص، بدخلق اور خشک مزاج ہوتا ہے۔ یہ کبھی کبھی چڑیوں کا شکار کر لیتا ہے بلکہ اکثر اوقات چڑیوں سے خوفزدہ ہو کر بھاگ جاتا ہے۔ یہ پرندہ شکل وصورت میں "الباشق" باز کے مشابہ لیکن چھوٹا ہوتا ہے۔

البازل:۔ "البازل" وہ اونٹ ہے جس کے کوچلی کے دانت نکل آئے ہیں۔ چاہے وہ نر ہو یا مادہ۔ اس کے دانت تقریباً آٹھ سال کی عمر میں نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ "البازل کی جمع بزل وبزل وبوازل" آتی ہے۔

امام مسلم نے ایک روایت یوں نقل کی ہے۔ "حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی سے ایک نوجوان اونٹ بطور قرض لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بازل اونٹ (آٹھ سالہ) واپس کیا اور فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اچھی طرح قرض کی ادائیگی کرتا ہو۔ (یعنی عمدہ قسم کے مال سے ادائیگی کرے)۔

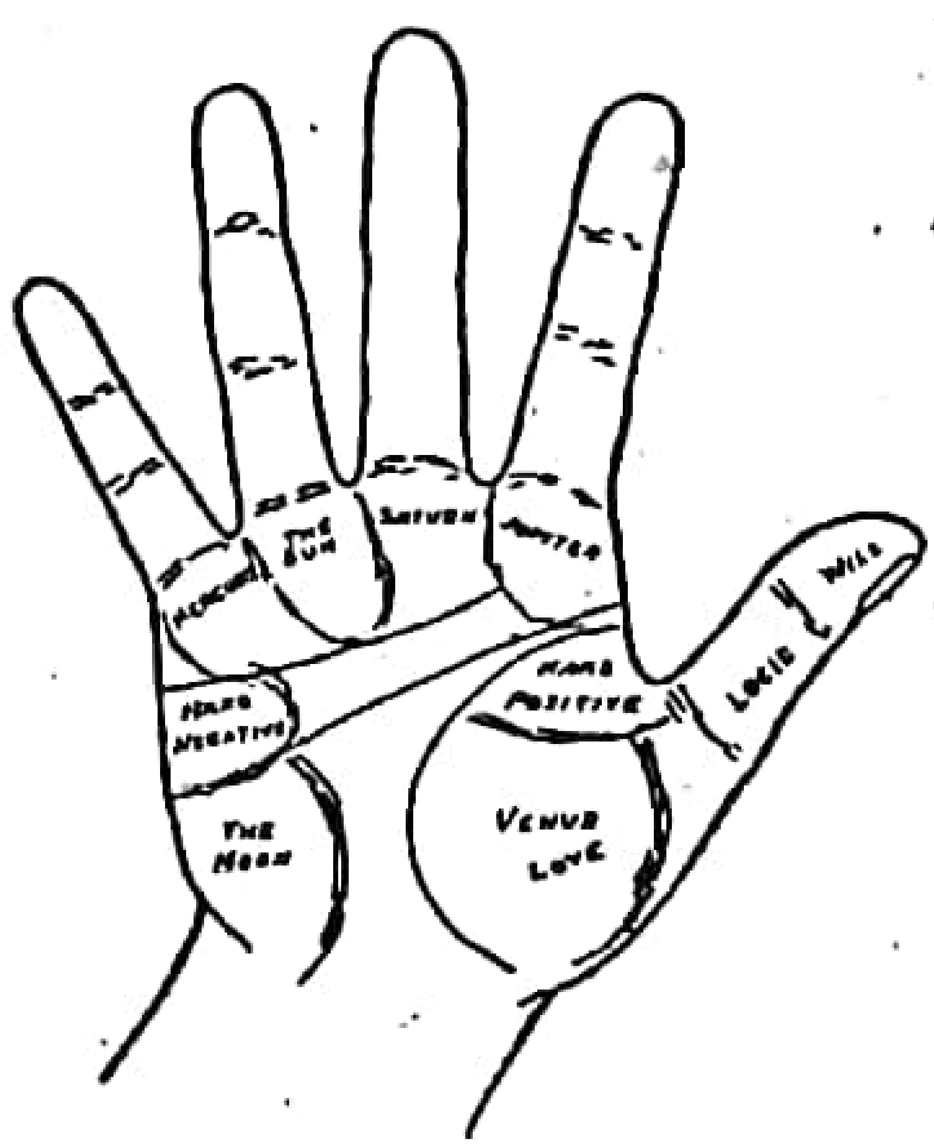
امام خطابی، ابن خزیمہ، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سفیان بن عیینہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث "جو استجمار کرے تو طاق مرتبہ کرے" کے معنی پوچھے گئے تو آپ خاموش ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کہ اس حدیث کے معانی جو امام مالک سے منقول ہیں وہ بیان کئے جائیں تو کیا آپ پسند فرمائیں گے۔

سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ امام مالک اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ تو انہیں بتایا گیا کہ امام مالک "الاستجمار" کے معانی "پتھروں سے پاکی حاصل کرنا" کرتے ہیں۔ "باقعۃ" ایک ڈراؤنا پرندہ ہے جو پانی پی کر دائیں اور بائیں اڑ جاتا ہے۔ حدیث قبائل میں مذکور ہے کہ "حضرت علی نے حضرت ابوبکر سے عرض کیا کہ مجھے "باقعۃ" پر سوار ایک اعرابی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

دوسری حدیث میں اس طرح کے الفاظ ہیں۔ "**فَفَاتحتُہ فَاِذَا ھُوَ بَاقِعَۃٌ**" پس میں نے اس سے بھاؤ تاؤ کیا تو وہ بہت ہوشیار وزیرک نکلا۔

ہاتھ کی ساخت اور انگلیوں پر نشانات

تحریر:۔ندیم اشرف (سمندری)



شمسی لکیر اگر ہتھیلی پر مضبوط اور شکست و ریخت سے پاک ہو اور اس میں ایک زہرہ کے ابھار سے شاخ نمودار ہو کر اس میں شامل ہو جائے تو بخت آور علامت ہے جب آپ آئندہ واقعات جاننے کے لیے نشانات لگائیں گے تو عمر کے جس حصہ میں یہ شاخ شمسی لکیر میں داخل ہوگی تو عمر کے اس حصہ میں حامل لکیر کو خاندانی ورثہ سے کافی مقدار میں دولت ملے گی۔

اس صورت میں اس کو بھی یقین نہیں ہوتا کہ عمر کے اس حصہ میں اسے اس قدر دولت ملے گی اگر شمس لکیر صحیح و سالم ہتھیلی پر موجود ہو اور زندگی کی لکیر سے ایک نمایاں خط نکل کر اوپر کی طرف جاتا ہے اور زہرہ سے نکل کر ایک شاخ اس زندگی کی لکیر سے نمودار ہو کر اوپر جانے والے خط کو کاٹ دے اور پھر شمسی لکیر میں داخل ہو جائے اس قسم کا انسان مال و دولت ارباب خاندان سے مقدمے بازی میں الجھ کر حاصل کرتا ہے۔

ایسی صورت میں رشتہ دار اور برادری فیصلہ کروانے میں ناکام ہو جاتے ہیں اور فریقین کے بارے میں بڑے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔اس کے بعد یہی معاملہ علاقہ کے معززین کے پاس چلا جاتا ہے معاملہ یہاں بھی ختم نہیں ہو جاتا اور کورٹ کچہری تک پہنچ جاتا ہے۔بالآخر حامل لکیر مقدمہ جیت جاتی ہے اور کافی مال و دولت حاصل ہوتا ہے۔

اگر شامل ہونے والی لکیر شمسی لکیر میں داخل ہونے کی بجائے اسے کاٹ دے حامل لکیر مقدمہ ہار جاتا ہے اور مال و دولت کا بھی نقصان ہوتا ہے عمر کا یہ حصہ وہ کافی اذیت میں گزارتا ہے۔

شمسی لکیر ہتھیلی پر صحیح و سالم نقش ہو اور شاخ اس لکیر سے نکل کر قسمت کی لکیر میں شامل ہو جائے اور دونوں لکیروں کے درمیان ایک خوبصورت خط کھینچ دے جس طرح سیڑھی کا ایک پائیدان ہوتا ہے تو ایسا انسان کاروباری شراکت میں بہت فائدے حاصل کرتا ہے اس کے مراسم کی دوسرے کاروباری شخص سے استوار ہوتے ہیں اور دونوں مل کر کاروبار فروغ دیتے ہیں۔

اگر شمسی لکیر اپنے فطری مقام کی جانب رواں دواں ہو اور دماغ کی لکیر سے نکل کر ایک صحیح و سالم اور مضبوط شاخ اس میں شامل ہو جائے تو ایسا انسان عمر کے اس حصہ میں اپنی دماغی صلاحیت کے بل بوتے پر معاشرہ میں نمایاں مقام حاصل کر لیتا ہے جونہی اس لکیر کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے اس کی ذہنی استعداد میں اضافہ شروع ہو جاتا ہے۔

اگر شمسی لکیر شروع سے آخر تک موج دریا کی طرح لہریہ نظر آئے تو ایسا انسان بے پناہ صلاحیتوں کے ہوتے ہوئے بھی کسی مقام تک نہیں پہنچ پاتا اس میں غیر مستقل مزاجی اس قدر ہوتی ہے کہ وہ جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتا ہے اسکو آگے لے جانے میں کامیاب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

شمسی لکیر ہتھیلی پر آغاز سے اختتام تک صحیح و سالم ہو مگر اس پر کسی بھی مستطیل یا مربع کا نشان پایا جائے تو ایسا اس پر کسی بھی قسم حملے کے ہوتے ہوئے محفوظ ہو جاتا ہے۔

یہ علامت جس ہاتھ پر موجود ہو کوئی دشمن اس کی عزت و آبرو پر حملہ کرتا ہے لیکن قدرت کی طرف سے اس کی عزت آبرو پر حملہ کرتا ہے لیکن قدرت کی طرف سے اس کی عزت آبرو محفوظ رہتی ہے۔

اگر کاروباری حضرات کے ہاتھ پر یہ علامت پائی جائے تو وہ کسی بڑے نقصان کا سامنا ہوتا ہے لیکن قدرتی طور پر وہ اس نقصان سے بچ جاتا ہے۔

اگر شمسی لکیر کے درمیان کسی بھی جگہ ستارے کا واضح نشان پایا جائے (ستارے کی پانچ شاخیں ہونا ضروری ہے) تو ایسا انسان عمر کے اس حصہ کی حادثہ یا قدرتی آفات کا شکار ہو جاتا ہے۔مگر انتہائی دکھ اُٹھانے کے بعد حالات درست ہو جاتا ہے۔

اگر شمسی لکیر دماغ کی لکیر سے پیچھے ہی کسی ستارے نما نشان پر اختتام پذیر ہو جائے تو ایسا انسان کسی قدرتی آفات حادثہ یا کسی موذی مرض میں مبتلا ہو کر عمر کے اس حصہ میں راہی ملک عدم موجود ہوتا ہے اور نہ کوئی دوا کام کرتی ہے جس سے مشکلات اور جان سے چھٹکارا مشکل ہو جاتا ہے۔

اگر شمسی لکیر پر اس کا نشان پایا جائے اگر کراس کا نشان دل کی لکیر کے پیچھے جس جگہ عمر جس کے حصہ میں پایا جائے عمر اس کے اس حصہ میں انسان موذی مرض مبتلا ہو جاتا ہے یا کسی حادثہ میں جاں بحق ہونے کی بھی علامت ہے۔

عمر کے اس حصہ میں حفاظتی انتظامات کرنے چاہیے اگر شمس لکیر کے دائیں طرف آپ ہاتھوں کا نقشہ تیار کریں گے تو آپ کے دائیں طرف عطارد کا ابھار دائیں ہاتھ میں ہوگا۔

اگر کراس کا نشان عطارد کی جانب پایا جائے بشرطیکہ شمسی لکیر کو نہ چھونے پائے ایسا انسان انتہائی کوشش کے باوجود بھی اعلیٰ مقام حاصل نہیں کر پاتا۔

اگر کراس کا نشان دائیں ہاتھ پر بائیں جانب زحل کے ابھار کی طرف پایا جائے۔ اگر بائیں ہاتھ پر ہوتو دائیں جانب زحل کے ابھار کی طرف پایا جائے۔ تو ایسا انسان پاک سیرت اور بے پناہ خصوصیت کا حامل ہوتا ہے۔

اگر کراس کا نشان شمس کے ابھار کے علاقہ میں شمسی لکیر سے متصل پایا جائے تو انسان بیدار مغز اور بے شمار صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے جس شعبہ سے منسلک ہو اس میں بے پناہ نام کماتا ہے۔ یہ علامت بین الاقوامی شاعروں اور سیاست دانوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

شمسی لکیر کے اختتام میں شمس کے ابھار پر ہی ختم نہیں ہوتی بلکہ دوسرے ابھاروں پر بھی اختتام پذیر ہوتی ہے یہ جب زحل کے ابھار کے علاقہ میں ختم ہو تو ایسا انسان بدگمانی میں پھنس جاتا ہے۔ اور منزل کو حاصل کئے بغیر ہی کسی دوسرے کام میں جان لڑاتا ہے مگر اس کام سے ہٹ کر دوسرے کاموں میں توجہ کرتا ہے جس میں اسے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوتا۔ اسطرح وہ زندگی ناکامی میں گزار دیتا ہے۔

اگر شمسی لکیر اختتام پر مشتری کے ابھار کے علاقہ میں پہنچ جائے تو ایسا انسان منزل کو پالیتا ہے مگر یہ دیرپا ثابت نہیں ہوتی۔ پیدائشی طور پر اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے۔ جس میدان میں قدم رکھتا کامیابی اس کے قدم چومتی ہے اس کی سب بڑی خامی تلون مزاجی ہے۔ جس منزل کو حاصل کرنے کے لیے بڑی بڑی قربانیاں دیتا ہے۔ وہ منصوبہ بندی کرنے میں ناکام ہوجاتا ہے۔

اگر شمس لکیر شمس کے ابھار پر اختتام پذیر ہونے کے بجائے عطارد کے ابھار پر پہنچ جائے تو قدرت نے ایسے انسان کی خاص شعبہ میں مخصوص صلاحیتیں عطا کی ہوتی ہیں۔ جیسے ہی وہ اپنی صلاحیتوں سے فائدہ اُٹھاتا ہے کامیابی اس کا مقدر بن جاتی ہے وہ لالچ کرنے کی وجہ سے نقصان اُٹھاتا ہے۔

اگر شمسی لکیریں اس ابھار پر ایک سے زائد ہوں تو ایسا انسان ایک ہی وقت میں دو کاموں میں عزت و دولت کے ساتھ شہرت پاتا ہے اور ایسا انسان ایک ہی وقت میں مختلف کاموں میں کامیاب ہوجات ہے۔ اور فلاحی کاموں اور سیاست میں عمل دخل کرتا ہے اور عزت شہرت کماتا ہے۔

اگر شمس کے ابھار پر تین سے زیادہ لکیریں کثرت سے پائی جائیں۔ تو ان لکیر کا حامل انسان مخصوص صلاحیتوں کے باوجود بھی اعلیٰ مقام حاصل نہیں کر پاتا۔

مثال کے طور پر دینی عمل کی محفل ہے آپ انہیں عالم و فاضل کی صف میں دیکھیں گے غرض آپ جہاں بھی جائیں گے انہیں ضرور پائیں گے مگر ان میں وہ صلاحیتیں مفقود ہوتی ہے جس سے وہ معاشرے میں مقام پیدا کرسکیں۔

اگر شمسی لکیر (خط دولت) آغاز سے ایک شاخ سے ہی نمودار ہو کر شمس کے ابھار پر سہ شاخہ ہوجائے اس کی ایک صحیح و سالم ٹہنی زحل کے ابھار کی جانب رجوع کرے اور ایک صحیح و سالم ٹہنی عطارد کے ابھار کیجانب رجوع کرے تو انتہائی بخت آور علامت ہے۔

ایسا انسان انتہائی دولت و شہرت کماتا ہے جہاں اس کی مثال دیتے لوگ تھکتے نہیں اور ایسا انسان ملکی و غیر ملکی شہرت حاصل کرتا ہے۔

اس کے قدر مستقل مزاجی کیوجہ سے وہ معاشرہ میں اہم مقام حاصل کرتا ہے نہ تو مقام اور نہ ہی حالات کی پیداوار ہوتا ہے۔ یہ اپنے کام بہت عقلمندانہ طریقے سے حل کرتا ہے اور ہمیشہ موزوں حالات دیکھ کر ہی چلتا ہے۔

اگر شمس لکیر شمس کے ابھار پر بکھر جائے اور تین چار شاخوں میں بٹ کر پھر یہ نظر آئے تو ایسا انسان بے حد خوبیوں کا مالک ہوتا ہے لیکن پھر بھی اپنے کام کو باانداز احسن سرانجام دینے سے قاصر ہوتا ہے۔

ایسا انسان بنیادی طور پر جب کامیابی میدان میں آخری مرحلے پر ہوتا ہے تو پھر بددل ہو کر دوسرا شعبہ اختیار کر لیتا ہے یہ سب غیر مستقل مزاجی کی علامتیں ہیں۔

اگر شمسی لکیر (خط دولت) کا وہ حصہ جو دل کی لکیر اور دماغ کی لکیر کے درمیان ہوتا ہے اس حصہ میں ایک واضح جزیرہ کا نشان پایا جائے تو یہ ازحد محسن علامت ہے۔

اس قسم کی حامل لکیر کا شخص اپنے آپ کو جنس مخالف میں بہت الجھا لیتا ہے۔ جس کیوجہ سے لوگ اور اس کے اپنے رشتہ داروں کی نظر میں مقام گر جاتا ہے۔ جس کیوجہ سے اس کا کاروبار بھی تباہ و برباد ہوجاتا ہے۔

اگر شمسی لکیر کا آغاز ایک واضح سالم جزیرہ سے ہو تو ایسا انسان کی جنس مخالف سے متاثر ہو کر عشق کرتا ہے۔ اور معشوق کے دھن دولت کیوجہ سے معاشرے میں نام کماتا ہے۔ یہ لوگ اوائل سے ہی کسی باحیثیت خاندان کی لڑکی کو عشق کے جال میں پھنسا کر شادی رچا کر دولت و شہرت دونوں حاصل کر لیتے ہیں۔

اگر شمسی لکیر کے اختتام پر ایک سالم اور واضح جزیرہ کا نشان پایا جائے تو ایسا انسان ایام پیری انتہائی کم پرسی کی حالت میں گزارتا ہے نہ ہی اس کی اولاد اس سے ہمدردی اور کوئی دوسرا بھی اس کا غمخوار نہیں ہوتا جس کے باعث عمر کا حصہ بڑا نازک گزارتا ہے۔

آسٹرو پامسٹری

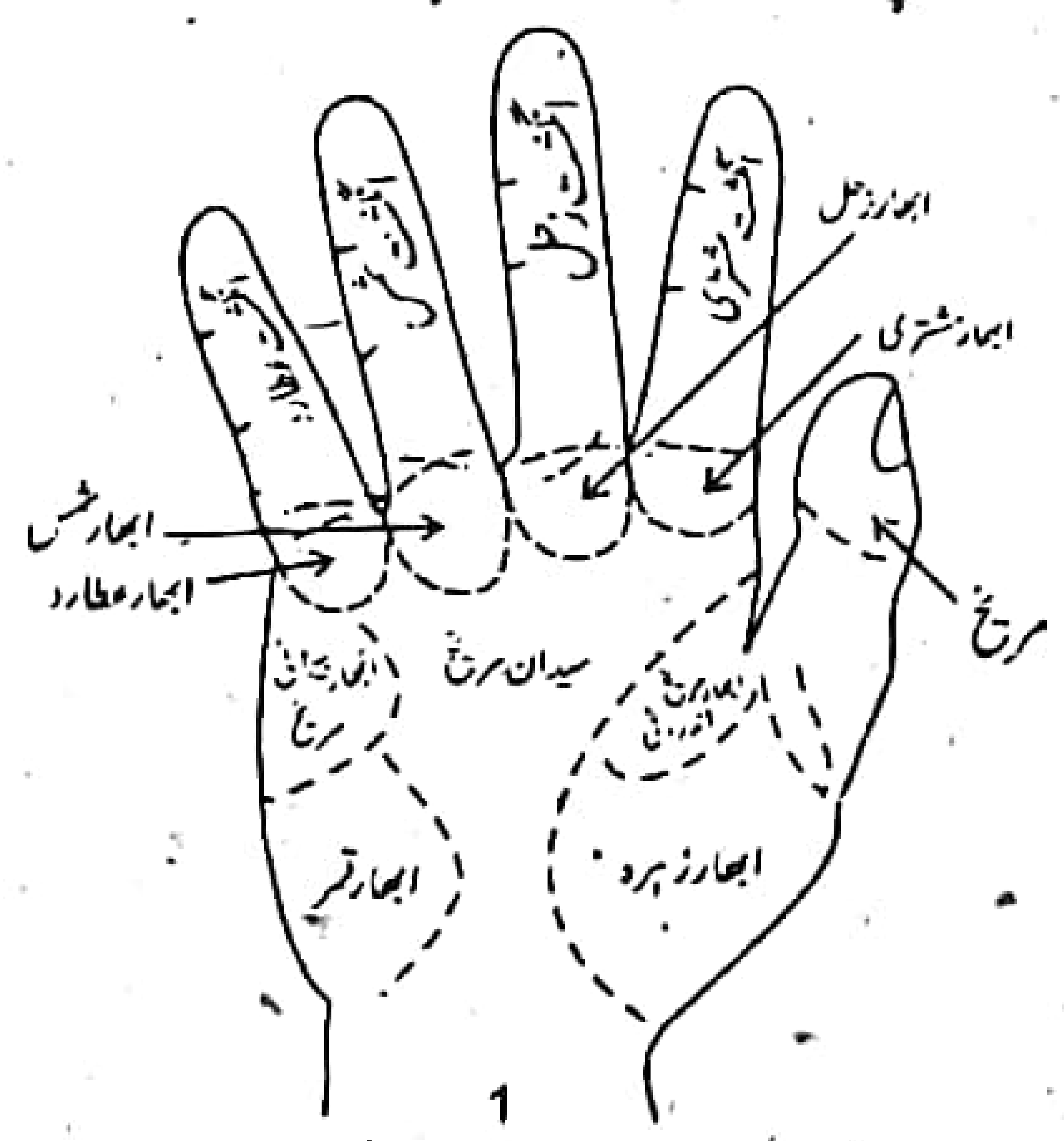
تحریر:۔ خضر عباس پیاسی (راجن پور)

علم نجوم یا زائچہ دو بنیادی امور کا ملاپ ہے یعنی بروج اور کوکب۔ ماہرین نے دائرۃ البروج جو کہ ۳۶۰ درجوں پر مشتمل ہے کو بارہ برابر حصوں میں تقسیم کیا ہے اس طرح ہر برج کے اوسطاً ۳۰ درجے آتے ہیں ان بروج کو جیسا کہ آپ کے علم میں ہے بالترتیب حمل، ثور، جوزا، سرطان وغیرہ کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

دوسری طرف کواکب ہیں انسان ابتداء میں تو صرف شمس و قمر سے متاثر ہوا اور ان ہی کو ایک عرصہ تک حسابی مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا رہا۔ بہر حال علم نجوم میں شمس، قمر، عطارد، زہرہ، مریخ، مشتری اور زحل کو مستقبل قریب تک بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ تاہم جدید سائنسی آلات اور علم میں اضافے کے ساتھ تین نئے کوکب یعنی یورنس، نیپچون اور پلوٹو کو بھی اب نجومی حساب میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم ابھی ان کے بارے میں مختلف احکام و قواعد کو حتمی شکل نہیں دی گئی۔ گو انفرادی طور پر مختلف ماہرین نے ایسا کیا ہے تاہم وقت گزرنے اور اور تجربے کی کسوٹی ان کے بارے میں فیصلہ کرے گی۔

بہر حال مندرجہ بالا کوکب کو علم نجوم میں حسابی مقصد کے لیے کسی نہ کسی برج سے منسوب کیا جاتا ہے اور یہ کوکب متعلقہ برج کا حاکم کہلاتا ہے۔ اس مختصر اور ابتدائی نوعیت کی بات سے بلندی اور ماہرین واقف ہیں اس لیے یہاں اس کو دہرایا نہیں جا رہا تاکہ جگہ کی بچت ہو سکے۔ یاد رہے یورنس، نیپچون اور پلوٹو کو سیانے ماہرین نجوم استعمال کرتے ہیں اور نہ یا نہ ماہرین ان کو نجومی احکام کے لیے استعمال کرنا مناسب خیال نہیں کرتے تاہم اب کچھ ہندی ماہرین نے بھی ان کا محدود استعمال شروع کر دیا ہے دیکھیں مستقبل میں کیا نتائج نکلتے ہیں۔

ایک اور بات جس کو سمجھے بغیر زائچہ پڑھنا محال ہے وہ ہے زائچے کے گھر علم نجوم کو جاننے والوں کو معلوم ہے بروج کی تعداد کے مطابق یہ بھی بارہ ہوتے ہیں ان گھروں سے مختلف احکام اخذ کیے جاتے ہیں۔ فرد اور ذات زائچے کے پہلے گھر سے۔ مال و دولت دوسرے گھر سے۔ چھوٹے سفر تیسرے گھر سے۔ خاندان زائچے کے چوتھے گھر سے منسوب ہے۔ بالکل اسی طرح زائچے کے ہر گھر سے لاتعداد امور منسوب کیے جاتے ہیں جن کا یہاں بیان کرنا ہمارے موضوع سے باہر ہے کیونکہ یہ مضمون زائچہ بنانے، پڑھنے اور احکام اخذ کرنے سے متعلق نہ ہے بلکہ ہمارا نکتہ نظر دراصل یہ بیان کرنا ہے کہ نجوم اور دیگر مخفی علوم کا باہم کیا تعلق ہے؟ سو اس مضمون کو سمجھنے کے لیے آپ کو کچھ نہ کچھ معلومات نجوم میں ضرور ہونی چاہیے۔ ورنہ آپ اس مضمون سے مکمل طور پر فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔



1

یہ تو تھا مختصر سا خاکہ علوم نجوم کا۔ اب آیئے علم دست شناسی کی طرف علم دست شناس میں بنیادی طور پر دو چیزیں ہیں۔ اول ہاتھ کی ساخت اور دوم ہاتھ کے خطوط۔ قدرے تفصیل سے دیکھیں تو ہاتھ کی مجموعی ساخت انگلیوں پوروں، ہتھیلی، ابھاروں، انگوٹھے جلد، ہتھیلی پر مختلف خطوط وغیرہ علم دست شناس میں احکام بیان کرنے کا باعث ہیں۔

اس مضمون میں ہم آپ کو بتائیں گے کہ یہ سب چیزیں کس طرح علم نجوم سے تعلق رکھتی ہیں اور ہاتھ کے کون سے کون حصے اور خطوط کن بروج گھروں اور کوکب سے منسوب ہیں۔

اوپر دی گئی شکل دیکھیں اس میں ہاتھ کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر حصہ جس کوکب سے منسوب کیا گیا ہے۔

اس کی بھی نشاندہی کی گئی ہے جس کی تفصیل یوں ہے کہ انگشت شہادت یا پہلی انگلی مشتری سے منسوب ہے۔ اس انگلی کے نیچے واقع ابھار میں اس کی مناسبت سے ابھار مشتری کہلاتا ہے۔ اس طرح دوسری، تیسری اور چوتھی انگلیاں اور ان کے نیچے واقع ابھار، زحل، شمس اور عطارد کے ناموں سے

پکارا جاتا ہے۔

جہاں تک انگوٹھے کا تعلق ہے اس کو عمومی طور پر علم دست شناس میں کسی کوکب سے منسوب نہیں کرتے تاہم آسٹرو پامسٹری میں یہ مریخ کے زیر اثر خیال کیا جاتا ہے۔ ابھار مشتری اور ابھار عطارد کے فوراً نیچے اور درمیانی علاقہ بھی مریخ کے زیر اثر آتا ہے جبکہ انگوٹھے کی طرف کا باقی حصہ زہرہ اور اس کے مقابل تمام حصہ قمر کے زیر اثر خیال کیا جاتا ہے۔

یہ تو تھا علم نجوم اور علم دست شناسی کا مختصر تعارف۔ اب ہم آپ کو آسٹرو پامسٹری کے نقطہ نظر سے بتائیں گے کہ ان دونوں علوم میں کیا باہمی تعلق ہے۔ ہاتھ کے مختلف اعضاء کن کوکب و بروج سے منسوب ہیں اور کون سے کوکب و بروج ہاتھ کی مختلف حصوں کے حاکم خیال کیے جاتے ہیں جب آپ اس باہمی تعلق کو سمجھ جائیں گے تو پھر زائچہ کی مدد سے زائچے کو پڑھنا آسان، فائدہ منداور دلچسپ بن جائے گا۔

یہ تو تھا ہاتھ اور کوکب کا تعلق اب ہم ہاتھ کی تقسیم بالحاظ بروج بیان کرتے ہیں یہ بہت اہم اور قدرے مشکل بھی ہے تاہم توجہ دینے سے آپ اس کو سمجھ سکتے ہیں۔ (دیکھیے شکل نمبر۲)



2

برج حمل:۔ انگشت مشتری اور انگوٹھے کہ پہلی پور اور وہ تمام حصہ جو شکل نمبر۱ میں میدان مریخ سے منسوب ہے، برج حمل کے تحت آتا ہے۔

برج ثور:۔ انگشت مشتری کی دوسری پور بعض کے خیال میں ابھار مشتری کے نیچے واقع ابھار مریخ کا بھی حصہ برج ثور کے تحت آتا ہے۔

برج جوزا:۔ انگشت مشتری کی تیسری پور اور ابھار عطارد کا علاقہ برج جوزا کے تحت سمجھا جاتا ہے۔ البتہ انگشت عطارد کو اس میں شامل نہیں کیا جاتا۔

برج سرطان:۔ انگشت شمس کی پہلی پور اور ابھار قمر کا تمام علاقہ اس کے زیر نگین آتا ہے۔

برج سنبلہ:۔ انگشت شمس کی تیسری پور اور بعض کے خیال میں خط قلب اور خط دماغ کا وہ درمیانی حصہ جو ابھار زحل اور ابھار شمس کے نیچے ہے وہ برج سنبلہ کی حاکمیت میں ہے۔

برج میزان:۔ انگشت عطارد کی پہلی پور اور ابھار زہرہ کا تمام حصہ برج میزان کے کھاتے میں آتا ہے۔ انگوٹھے کی دوسری پور کو بھی اس ہی کے تحت خیال کیا۔

برج عقرب:۔ انگشت عطارد کی دوسری پور اور ابھار عطارد کے نیچے واقع ابھار، ابھار مریخ بیرونی کا حصہ برج عقرب کو ظاہر کرتا ہے۔

برج قوس:۔ انگشت عطارد کی تیسری پور اور ابھار مشتری برج قوس کے تحت ہے۔

برج جدی:۔ انگشت زحل کی پہلی پور اور ابھار زحل کا حصہ برج جدی کے ماتحت ہے تاہم بعض ماہرین ابھار زحل کے نصف اوپر والے حصے کو برج اور نصف باقی کو برج دلو کے تحت تصور کرتے ہیں۔

برج دلو:۔ انگشت زحل کی دوسری پور اور ابھار زحل کا نصف نچلا حصہ برج دلو کی حکمرانی میں ہے۔

برج حوت:۔ انگشت زحل کی تیسری پور اور کلائی کی جانب ابھار قمر اور ابھار زہرہ کا درمیانی علاقہ برج حوت کے تحت آتا ہے گو اس کے بارے میں کافی اختلاف ہے مگر زیادہ موزوں تقسیم یہ ہی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ مختلف بروج کس طرح ہاتھ کے مختلف اعضاء وغیرہ سے منسوب ہیں ذیل میں ہم بیان کر رہے ہیں ہاتھ میں پائے جانے والے مختلف اہم خطوط کن سیارگان سے منسوب کیے جاتے ہیں۔

خط زندگی جو کہ ہتھیلی پر فرد کے مزاج، ازدواجی، جنسی، حیوانی، روزمرہ زندگی اور صحت وغیرہ سے منسوب ہے علم نجوم میں ستارہ زہرہ کے زیر اثر خیال کیا جاتا ہے۔ (شکل نمبر۳) خط دماغ جو کہ فرد کی دماغی صلاحیت ذہنی امور اور ذہن کے امراض وحادثات سے متعلق ہے۔ علم نجوم میں ستارہ مریخ کے زیر اثر آتا ہے۔ (شکل نمبر۱)

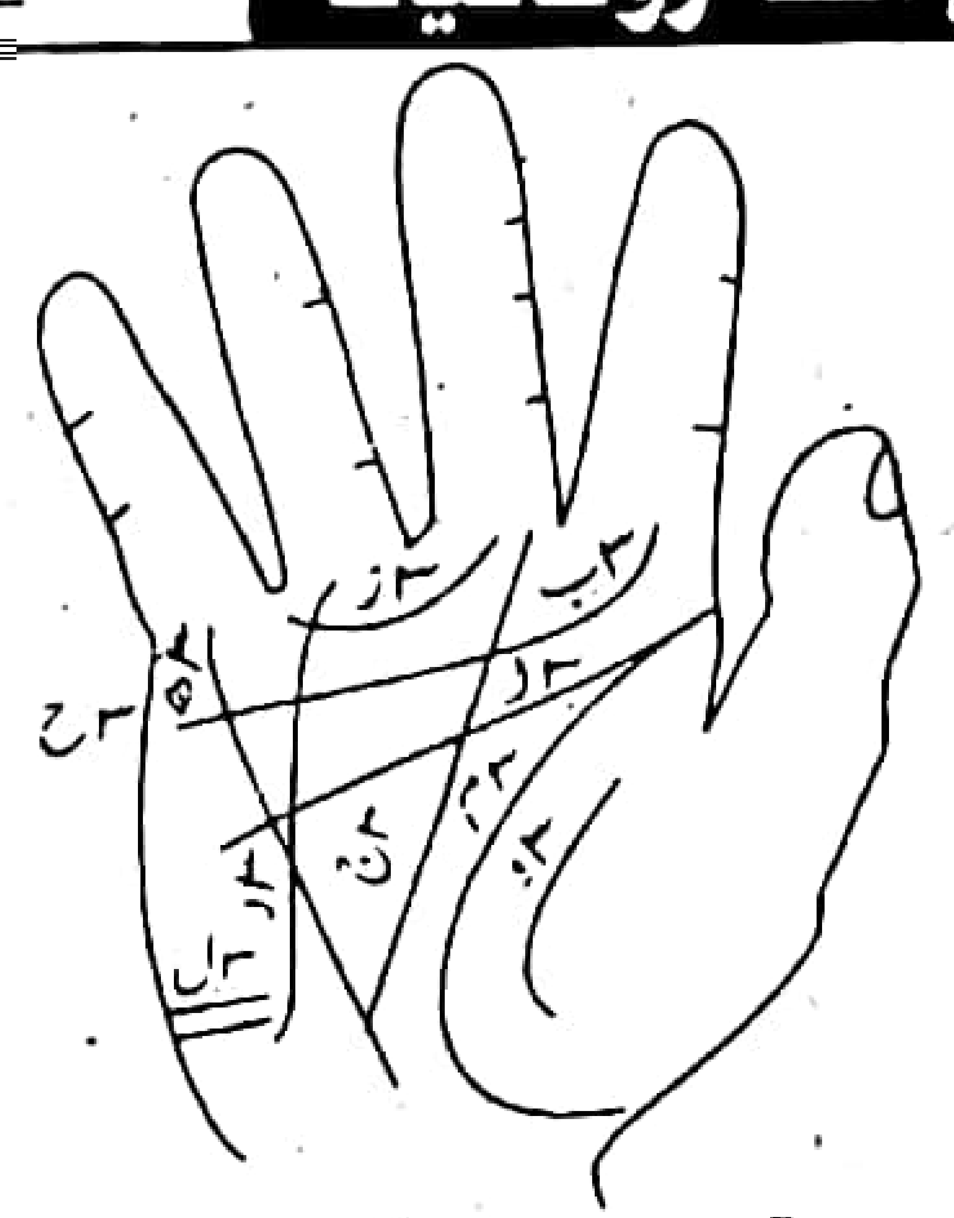
خط قلب جو کہ فرد کے قلبی معاملات سے منسوب ہے علم نجوم میں ستارہ مشتری سے خیال کیا جاتا ہے۔ (شکل نمبر۳)

خط قسمت جو کہ فرد مالی حالت اور زندگی میں معاشی اور مادی معاملات سے متعلق ہے علم نجوم میں زحل کے زیر اثر خیال کیا جاتا ہے (شکل نمبر۳)

خط شمس جو کہ علم دست شناسی میں شہرت دولت وقار اور فنون لطیفہ سے منسوب ہے۔ علم نجوم مین ستارہ شمس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ شکل نمبر۳)

خط صحت جو فن دست شناسی میں فرد کی صحت اور کاروباری معاملات کو ظاہر کرتا ہے۔ علم نجوم میں ستارہ عطارد سے منسوب کیا جاتا ہے (شکل نمبر۳

خط زندگی کے اندر واقع خط مریخ علم نجوم میں ستارہ مریخ کا مظہر سمجھا جاتا ہے۔ (شکل نمبر۳)



خط قلب کے اوپر واقع خط جو پامسٹری میں قوس زہرہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ علم نجوم میں زہرہ سیارہ کی علامت خیال کیا جاتا ہے (شکل نمبر۳ ز)

خط شادی جو کہ دست شناسی میں شادی، ازدواجی حالات اور اولاد سے منسوب ہے علم نجوم میں سیارہ زہرہ کی حاکیت میں تصور کیا جاتا ہے۔ (شکل نمبر۳)

ہتھیلی پر واقع خطوط سفر جو در پیش آنے والے سفر اور حالات سفر سے آگاہی کا باعث ہوتے ہیں۔ علم نجوم میں سیارہ قمر کا پرتو ہیں۔ (شکل نمبر۳)

﴿جیون ریکھا﴾

کسی انسان کا ہاتھ دیکھتے وقت جیون ریکھا ضرور دیکھنی چاہیے کیونکہ یہ انسان کی زندگی کا عرصہ بتاتی ہے اگر کسی نے جلدی مرجانا ہو تو قسمت دیکھنے کا کوئی فائدہ نہیں یہ انگوٹھے اور پہلی انگلی کے درمیان سے شروع ہو کر کلائی تک جاتی ہے اگر یہ پوری ہو تو عمر سو سال تک ہوتی ہے کسی شخص کی عمر جاننے کے لیے یہ مختلف حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔
مثلاً ۵، ۱۰، ۱۵، ۲۰ شکل دیکھیں۔



ایک جوتشی لکھتا ہے کہ یہ ریکھا کس طرح عمر جاننے اور زندگی کی مشہور و معروف واقعات جاننے کے لیے تقسیم کی گئی ہے، کسی کی عمر دیکھنے کا طریقہ ہے کہ ایک دھاگہ لے کر جیون ریکھا ناپو۔ اور ۲۰ برابر حصون میں تقسیم کر دو اس کا ہر حصہ پانچ سال کو ظاہر کرے گا۔

جو ریکھائیں جیون ریکھا پر ادھر ادھر بکھری ہوتی ہیں ان سے انسانوں کی زندگی کے مشہور و معروف واقعات ظاہر ہوتے ہیں انسان کی قسمت کا حال ایک ریکھا دیکھنے سے نہیں بتایا جا سکتا چونکہ تمام ریکھاؤں کا تعلق ایک دوسری سے ہوتا ہے اس لئے تمام ریکھاؤں کا جاننا ضروری ہے اور چونکہ ستاروں وغیرہ کو بھی دیکھنا ضروری ہے اس لئے ان کے نشانات دیکھنے کے لئے ہمیں پہلے سات نکھیا ریکھائیں جو کہ جیون ریکھا کے ساتھ شروع ہوتی ہیں دیکھنی چاہئیں۔ (۱) جیون ریکھا لمبی اور اچھی طرح نشانوں سے پر ہوتی ہیں لیکن یہ بہت پتلی نہیں ہوتی اگر ریکھا دوسری ریکھاؤں سے خلط ملط نہ ہو تو عمر بہت لمبی ہوتی ہے چاہے پورے سو سال کی نہ ہو تو بھی انسان کی عمر تندرست اور نیک چال چلن والا رہتے ہوئے گذرتی ہے۔ (۲) اگر جیون ریکھا چوڑی اور نشانوں سے پر ہو تو انسان حاسد کمزور اور بدمعاش ہوتا ہے جس جگہ انسان کی جیون ریکھا دوسری ریکھاؤں سے خلط ملط ہوتی ہے وہاں انسان کی موت کا چانس ہوتا ہے اور اگر انسان کی موت نہ ہو تو اس کا سخت بیمار ہونا نہایت ضروری ہے۔ **(نوٹ)** کسی انسان کی زندگی دیکھتے وقت دونوں ہاتھوں کی ریکھائیں بھی دیکھنی چاہئیں۔

اگر دونوں ریکھائیں چھوٹی ہوں تو عمر چھوٹی ہوتی ہے اور اگر ایسی لائن جیون ریکھا کے آخر میں ہو تو بڑھاپے میں زر کا نقصان ہو اگر کوئی برانچ لائن جیونت ریکھا سے چاند کی جگہ کو جائے تو انسان بیوقوفی سے دولت کا نقصان کرتا ہے اور تکلیف میں پڑتا ہے۔ اگر کوئی برانچ لائن شکر کی جگہ سے شروع ہو کر جیون ریکھا سے ہوتی ہوئی دماغ ریکھا کو جائے تو اس کے دماغ کو نقصان پہنچتا ہے۔ اگر کوئی برانچ لائن شکر کی جگہ سے شروع ہو کر جیون ریکھا اور دماغ کی ریکھا سے ہوتی ہوئی دل کی ریکھا کو جائے تو اس کے ماں باپ مرجاتا ہے یا کوئی اور رشتہ دار مرجاتا ہے۔ اگر کوئی لائن جیون ریکھا سے شروع ہو کر برہسپتی کی جگہ کو جائے تو آدمی کی کامیابی ضروری ہے۔ اگر ایسی لائن سینچر کی جگہ کو جائے تو انسان دولت پاتا ہے اور خوش قسمت ہوتا ہے۔ اگر جیون ریکھا سے دو برانچ لائنیں شروع ہو کر ایک شکر کی جگہ کو اور ایک چاند کی جگہ کو جائے تو انسان اپنا گھر بار چھوڑ کر دور دراز ملک میں جاتا ہے۔ اگر جیون ریکھا کی چوٹی پر سے چھوٹی چھوٹی لکیریں نکل دماغ ریکھا کو جائیں تو ایسا انسان بڑا خوش قسمت ہوتا ہے، اگر ایسی ریکھائیں انگوٹھے کی طرف جائیں تو انسان کو بڑے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر کوئی ریکھا بدھ یعنی عطارد کی جگہ سے شروع ہو کر جیون ریکھا کی طرف جائے تو آدمی کو دماغی نقصان پہنچتا ہے اگر ایک موٹی اور صاف ریکھا جیون ریکھا پر کالا دھبہ ہو تو انسان کو نقصان پہنچتا ہے اگر ایسا نشان بہت صاف ہو تو انسان اچانک مرجاتا ہے اور اگر اس پر جمع یا ضرب کا نشان ہو تو آدمی بچپن میں بہت خطرات پیش آتے ہیں۔

ہینگ کے ٹوٹکے

تحریر:۔ حکیم سریندر رائے (انڈیا)

نزلہ:۔ نزلہ کا گندا مواد حلق میں گرنے سے یا پانی بدل ہونے سے آواز بند ہو جاتی ہے یہ بھی ایک سخت تکلیف ہے مریض بیچارہ کچھ کہنا چاہتا ہے تو بولا نہیں جاتا اشاروں سے بات چیت کرتا ہے۔ ذیل کا نسخہ اس شکایت کو رفع کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔ ہینگ بقدر ۴ رتی لے کر ایک پاؤ نیم گرم پانی میں حل کر کے اچھی طرح غرغرہ کرائیں ایک دو بار عمل کرنے سے بالکل صحت یاب ہو کر آواز درست ہو جائے گی۔

نیا زکام اور ہینگ:۔ شروع زکام میں ایک تولہ املی کے پتے ۱۵ تولہ پانی کے ساتھ کسی مٹی کے برتن میں پکائیں۔ نصف باقی رہ جائے تو چھان کر اس میں دو رتی ہینگ اور ۴ رتی کالی مرچ پیس کر ملائیں اور پی جائیں۔

پاگل کتے کے کاٹے پر:۔ ۲ ماشہ ہیرا ہینگ کو عرق گلاب میں حل کر کے روز پلائیں۔ نیز ہینگ کو پانی میں پتلا کر کے پاگل کتے کے کاٹے پر لگائیں۔

چیونٹی کو بھگانا:۔ ہینگ کو پیس کر چیونٹیوں کے سوراخ میں ڈالنے سے یہ بھاگ جاتی ہیں۔

منجن برائے درد کرم دندان:۔ ہینگ ایک تولہ، عاقر قرحا ایک تولہ، کالی مرچ ایک تولہ، کافور ایک تولہ بابڑنگ ایک تولہ، نیم کے خشک پتے ایک تولہ نمک لاہوری ایک تولہ سب کو پیس کر بطور منجن استعمال کرنے سے دانتوں کے کیڑے مر جاتے ہیں نیز درد دور ہو جاتا ہے۔

پیٹ کے کیڑے مارنے اور نکالنے کیلئے:۔ ہیرا ہینگ گھی میں بھنی ہوئی ۳ ماشہ، اجمود، بائے بڑنگ، سیندھا نمک، جوا کھار، بڑی ہڑر، سونٹھ پپلی۔ سب ڈھائی ماشہ، باریک پیس کر ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک پھنکی لینے سے کھانا ہضم ہوتا ہے اور کیڑے مر کر نکل جاتے ہیں۔

داد:۔ ہینگ کو سرکہ میں پیس کر لیپ کرنا داد کے لئے بہترین دوا ہے۔ سر کے بال جھڑتے ہوں:۔ ہیرا ہینگ کو کالی مرچ اور سرکہ کے ساتھ پیس کر لگانے سے بالوں کا جھڑنا بند ہو جاتا ہے۔

ہسٹریا:۔ ہینگ آٹھ ماشہ، پیپر منٹ دو ماشہ، باریک پیس کر ڈیڑھ پاؤ پانی میں ملا کر رکھ لیں۔ ایک ایک تولہ یہ پانی ہر دو گھنٹہ بعد استعمال کرائیں۔ باؤ گولہ ہسٹریا کے لئے بے نظیر چیز ہے۔

درد کان:۔ ہینگ، دھنیا، اور زیتون پیس کر ایک ایک تولہ، پانی ایک سیر، سرسوں نصف پاؤ۔ سب کو ملا کر چولہے پر چڑھا دیں اور نیچے ہلکی ہلکی آنچ دیں خیال رہے نیچے دھنیا وغیرہ جلنے نہ پائیں جب تمام پانی اڑ جائے تو اتار لیں۔ تیل کو چھان لیں، یہ تیل گھر میں پڑا رہے کسی کے کان میں درد ہو تو فوراً چند بوند ڈال دیں آرام ہو جائے گا۔

درد معدہ:۔ ہیرا ہینگ دو رتی کو منقہ (جس کا بیج نکال دیا گیا ہو) میں رکھ کر گولی بنا کر مریض کو کھلائیں۔ بہت جلد درد دور ہو جائے گا معدہ کا درد بہت شدید ہوتا ہے بعض اوقات شدت درد سے مریض بے ہوش ہو جاتا ہے اس کیلئے یہ چٹکلہ خاص طور پر مفید ہے۔

سلہ جنانی:۔ (وضع حمل بہ آرام):۔ مسور برابر ہینگ، کوڑی برا بر قند سیاہ میں لپیٹ کر نگلا دیں۔ پانی نہ پلائیں انشاء اللہ ۳۰ منٹ کے اندر بچہ بہ آسانی تولد ہوگا زچہ کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی۔

جوہر یعنی ٹنکچر ہینگ:۔ ہیرا ہینگ چار تولہ، ریکٹی فائیڈ اسپرٹ ۲۰ تولہ، ہینگ کو باریک کر کے سپرٹ میں ڈال دیں۔ اور بوتل کے منہ پر کاک لگا کر پندرہ روز کے لئے بند کر دیں مگر دن میں ایک بار بوتل ضرور ہلا دیا کریں۔ پھر اس کو دوسری بوتل میں چھان کر بھر لیں۔ اس کی خوراک چار رتی سے چار ماشہ تک۔ درد پیٹ، بدہضمی، اپھارہ، کمزوری ہاضمہ میں عرق لیموں اور نمک کے ساتھ ملا کر دینا چاہئے۔ اگر بچہ پیدا ہوتے وقت عورت کو تکلیف ہو تو دس بوند گرم پانی میں ڈال کر پلائیں۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد کا درد یا گندہ پانی باقی ہو تو پانچ پانچ بوند گرم پانی میں ڈال کر دن میں تین بار پلائیں۔ عورتوں کے مرض پرسوت میں بھی مذکورہ بالا طریق سے استعمال کرائیں داڑھ یا دانت میں کیڑا لگ گیا ہو تو اس میں روئی بھگو کر لگائیں درد کو فوراً آرام ہو جاتا ہے۔

بھڑ، بچھو وغیرہ جانوروں کے کاٹے پر:۔ ایک بوند لگا لیں فوراً آرام ہوگا۔ دانتوں کے درد کے لئے منجن کی طرح انگلی سے لگائیں اور منہ نیچے کر کے رال ٹپکائیں۔ درد رفع ہوگا۔ چوٹ اور بائے کے درد پر لگانے سے درد اور سوجن کو آرام آ جاتا ہے۔

امراض کان:۔ ہینگ کو زیتون کے تیل میں پکا کر شیشی میں بند کریں چند قطرے کان میں ڈالنے سے کان کا درد، گھگھناہٹ اور بہرا پن دور ہو جاتا ہے۔